MON.12.Aug.2024
VOLUME:19 NO: 205
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

# ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز پیر 12/اگست 2024
جلد:19 شمارہ 205
6/صفر المظفر 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA
May 1994 - April 2024

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

## سینٹ مارٹن جزیرہ نہ دینے پر امریکہ کی سازش: شیخ حسینہ

### بنگلہ دیش میں ان کی حکومت کا تختہ پلٹ دیا، سابق وزیراعظم کا سنسنی خیز الزام

نئی دہلی: بنگلہ دیش کی وزیراعظم کے عہدے سے استعفیٰ دینے اور ملک چھوڑنے کے بعد شیخ حسینہ کا پہلی بار بیان سامنے آیا ہے۔ انہوں نے عوامی لیگ حکومت کا تختہ پلٹ کروانے کے پیچھے امریکہ کا ہاتھ بتایا ہے۔ اس کی وجہ بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکہ ایئربیس قائم کرنے کے لیے سینٹ مارٹن جزیرہ مانگ رہا تھا۔ یہ جزیرہ انہیں نہیں سونپنے کی وجہ سے اقتدار سے بے دخل ہونا پڑا۔ اگر یہ جزیرہ امریکہ کو مل جاتا تو وہ خلیج بنگال میں اپنا تسلط قائم کرنے میں کامیاب ہو جاتا۔ اکنامک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق اپنے قریبی معاونین کے ذریعہ بھجوائے گئے ایک پیغام میں شیخ حسینہ نے کہا کہ میں نے استعفیٰ دے دیا تاکہ مجھے نعشوں کا جلوس نہیں دیکھنا پڑے۔ وہ نعشوں پر اقتدار حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے اس کی اجازت نہیں دی اور وزیراعظم کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا۔ میں اقتدار میں بنی رہ سکتی تھی اگر میں نے سینٹ مارٹن جزیرہ کی خودمختاری امریکہ کے سامنے پیش کر کے خلیج بنگال میں اسے اپنا تسلط قائم کرنے کی اجازت دے دی ہوتی۔ میں اپنے ملک کے باشندوں سے گزارش کرتی ہوں کہ مہربانی کر کے شدت پسندوں کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ شیخ حسینہ نے اس بات کی تردید کی کہ انہوں نے کبھی طلباء کسی کو رضاکار کہا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ طلباء کو اُکسانے کے لیے ان کے بیانات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا۔ سازشی لوگوں نے معصوم طلبا کا فائدہ اٹھا کر ملک میں تشدد کا ماحول برپا کر دیا۔ انہوں نے اپنے پیغام میں ملک واپسی کے بھی اشارے دیے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی لیگ چیلنجز سے لڑکر بار بار کھڑی ہوئی ہے۔ اگر ملک میں رہتی تو زیادہ جانیں جاتیں اس لیے ملک کو چھوڑنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ یہ سن کر میرا دل رو رہا ہے کہ میری پارٹی کے کئی رہنما مارے گئے ہیں اور پارٹی کارکنوں کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ ان کے گھروں کو آگ لگائی جا رہی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اللہ کی رحمت سے جلد ہی ملک واپس لوٹیں گی۔ انہوں نے استعفیٰ کے 6 دن بعد کہا ہے کہ امریکہ کو سینٹ مارٹن آئی لینڈ نہ دینے کی وجہ سے ان کی حکومت گرائی گئی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر امریکہ اور برطانیہ نے بنگلہ دیش کی سابقہ ڈیکٹیٹر کو سیاسی پناہ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ سینٹ مارٹن جزیرہ جس کے بارے میں بنگلہ دیش کی سیاست میں زبردست ہنگامہ ہوا تھا یہ جزیرہ 3 مربع کلومیٹر پر مشتمل ہے۔ میانمار سے اس کی دوری صرف 5 میل ہے۔ جون 2023 کو وزیراعظم حسینہ نے کہا تھا کہ اگر اپوزیشن بی این پی پارٹی اقتدار میں آئی تو وہ سینٹ مارٹن بیچ دیں گے۔ بنگلہ دیش کی سابق وزیراعظم نے کہا کہ اگر میں نے امریکہ کو بنگال کی خلیج میں اختیارات دے دیے ہوتے تو میری حکومت قائم رہتی۔ لیکن میں نے اپنے ملک کے لوگوں کا خیال رکھا۔ قابل ذکر ہے کہ مئی میں حسینہ نے بنگلہ دیش اور میانمار کے کچھ حصوں کو تقسیم کر کے مشرقی تیمور کی طرح ایک عیسائی ریاست بنانے کی سازش کا الزام لگایا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اگر وہ کسی دوسرے ملک کو بنگلہ دیش میں ایئربیس قائم کرنے کی اجازت دیتی ہیں تو انہیں بہت آسانی سے دوبارہ وزیراعظم منتخب کر لیا جائے گا۔ حالانکہ انہوں نے اس وقت ملک کا نام نہیں بتایا تھا۔ یاد رہے کہ شیخ حسینہ کے استعفیٰ کے بعد بنگلہ دیش میں 300 سے زیادہ ہلاکتیں ہو چکی ہیں۔ اس کے نتیجے میں ابھی تک وہاں پر مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 560 ہو چکی ہے۔ بنگلہ دیش میں سیاسی حالات کافی زیادہ خراب ہو گئے تھے۔ پانچ اگست کو طلباء کا احتجاج تیز ہوا تھا۔ یہ لوگ سرکاری ملازمت میں متنازعہ کوٹہ سسٹم ختم کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اس کے بعد بڑھتے ہوئے تشدد سے ڈر کر شیخ حسینہ ملٹری ایئرکرافٹ میں سوار ہو کر ہندوستان پہنچ گئیں تھیں۔ فی الحال وہ ہندوستان میں ہی موجود ہیں۔ بنگلہ دیش میں نوبل انعام یافتہ محمد یونس کی قیادت میں عبوری حکومت قائم کی گئی ہے۔

## یوپی میں مدرسوں کے الحاق کیلئے
## 2 یونیورسٹیاں کھولی جائیں گی: وزیر بہبود اقلیت

لکھنؤ: 11/اگست (ایجنسیز) مدرسوں کو مسلمہ قرار دینے کے عمل میں تبدیلی کی بات کرتے ہوئے اترپردیش کے وزیر اقلیتی امور اوم پرکاش راج بھر نے کہا ہے کہ ریاست میں 2 یونیورسٹیاں کھولی جائیں گی اور تمام مدرسوں کا ان سے الحاق ہوگا۔ انہوں نے پی ٹی آئی ویڈیوز سے حال میں کہا کہ ہماری کوشش 2 یونیورسٹیاں کھولنے کی ہے۔ ہم اترپردیش بورڈ آف مدرسہ ایجوکیشن کو یونیورسٹی سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ تمام مدرسوں کو یونیورسٹی سے مسلمہ قرار پانا چاہئے تاکہ مستقبل میں کوئی تنازعہ پیدا نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ یونیورسٹی، پوروانچل یونیورسٹی اور شکنتلا یونیورسٹی سے کئی کالج جڑے ہوئے ہیں۔ یونیورسٹیوں کے تحت مدرسے کھولے جائیں تو حالات مختلف ہوں گے۔ فی الحال ریاست میں مدرسوں کو اترپردیش بورڈ آف مدرسہ ایجوکیشن سے مسلمہ حیثیت ملی ہوئی ہے۔ اترپردیش میں تقریباً 25 ہزار مدرسے ہیں۔ ان میں 16 ہزار 500 مدرسے حکومت کے مسلمہ ہیں، جن میں 560 سرکاری امدادی مدارس شامل ہیں۔ تقریباً 8 ہزار 500 مدرسے ایسے ہیں جنہیں اترپردیش بورڈ آف مدرسہ ایجوکیشن نے تسلیم نہیں کیا ہے۔ جمعیت علمائے ہند کے قانونی مشیر مولانا کعب رشید نے کہا کہ حکومت کو نظام میں تبدیلی لانے سے قبل سبھی فریقوں بشمول جمعیت علمائے ہند، ندوۃ العلماء ہند اور دارالعلوم دیوبند سے بات چیت کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ دستور نے اقلیتوں کو اپنے تعلیمی ادارے قائم کرنے اور چلانے کا حق دیا ہے۔ صدر نشین اترپردیش بورڈ آف مدرسہ ایجوکیشن افتخار احمد جاوید نے اتوار کے دن کہا کہ ریاستی حکومت مدرسوں کے تعلق سے ایسا بڑا قدم اٹھانے جا رہی ہے، لیکن بورڈ کو اس کی کوئی جانکاری نہیں ہے۔ یہ نہ تو پہلے کبھی دیکھا گیا اور نہ سنا گیا کہ کسی ایجوکیشن بورڈ کو یونیورسٹی سے ملحق کیا گیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو سسٹم میں بڑی تبدیلیاں لانے کا حق حاصل ہے، لیکن غیر مسلمہ مدرسوں کے طلبہ کو سرکاری اسکولوں میں شریک کرانے کا حکم جاری کرنے سے قبل ایسے مدرسوں کو بورڈ کی طرف سے مسلمہ قرار دیئے جانے کی مہلت دی جانی چاہئے تھی۔

## ہنڈنبرگ کی رپورٹ کردار کشی کی کوشش: سیبی چیف

### مادھبی پوری بچ اور ان کے شوہر نے الزامات کو بے بنیاد بتا کر مسترد کر دیا

ممبئی: امریکی شارٹ سیلر فرم ہنڈنبرگ نے کل پھر ایک رپورٹ جاری کی ہے۔ ہفتہ کو جاری کی گئی نئی رپورٹ میں مارکیٹ ریگولیٹر سیبی کی چیئرپرسن مادھبی پوری بچ پر کئی سنگین الزامات لگائے گئے ہیں۔ اب ان الزامات پر سیبی چیئرپرسن کا پہلا ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے ہنڈنبرگ ریسرچ کی طرف سے لگائے گئے الزامات کو یکسر مسترد کر دیا اور اسے کردار کشی کی کوشش قرار دیا۔ واضح رہے ایک بار پھر ہنڈنبرگ نے 'اڈانی بم' پھوڑا ہے، لیکن اس مرتبہ سیبی چیئرپرسن مادھبی پوری بچ کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ گارڈ۔ ہنڈنبرگ کی تازہ رپورٹ کو دیکھیں تو اس میں بتایا گیا ہے کہ وِسل بلوور دستاویزات کے مطابق سیبی کی چیئرپرسن مادھبی اور ان کے شوہر کے پاس اڈانی منی سائفننگ اسکینڈل میں استعمال کی گئی غیر واضح آفشور انٹٹی میں شراکت داری تھی۔ منی کنٹرول ہنڈنبرگ کی اس رپورٹ پر ایک خبر شائع ہوئی ہے جس میں رپورٹ کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ ہم نے پہلے ہی دیکھا تھا کہ اڈانی کو سنگین ریگولیٹری مداخلت کے رسک کے بغیر کام جاری رکھنے کا پورا بھروسہ ہے۔ اس کی وجہ سیبی چیئرپرسن مادھبی بچ کے ساتھ اڈانی کا رشتہ ہو سکتا ہے۔ اس میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ سیبی کی موجودہ چیئرپرسن اور ان کے شوہر دھول بچ کے پاس ٹھیک اسی غیر واضح آفشور برموڈا اور ماریشس فنڈ میں چھپا ہوا اسٹیک تھا جو ونود اڈانی کے ذریعہ استعمال کردہ کامپلکس اسٹرکچر میں پائے گئے تھے۔ امریکہ کی ہنڈنبرگ ریسرچ نے ہفتے کے روز ایک نئی رپورٹ میں الزام لگایا ہے کہ SEBI کی چیئرپرسن مادھابی بوچ اور ان کے شوہر نے برموڈا اور ماریشس میں ان ہی غیر واضح آف شور فنڈز میں پوشیدہ حصص رکھے تھے جو ونود اڈانی استعمال کرتے تھے۔ جوڑے نے ان الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا کہ ان کے مالی معاملات شفاف ہیں۔ تاہم اپوزیشن پارٹی کانگریس نے مرکز سے مطالبہ کیا ہے کہ اڈانی کی SEBI کی تحقیقات میں مفادات کے تمام تنازعات کو ختم کرنے کے لیے فوری طور پر کارروائی کرے۔ پارٹی نے کہا کہ اعلیٰ عہدیداروں کی ملی بھگت کی تحقیقات کو مشترکہ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کے قیام سے ہی دور کیا جا سکتا ہے۔

## میں بی جے پی سے آزاد رام دیکھنا چاہتا ہوں
### مسلم، سکھ، عیسائی، پارسی سبھی ہمارے ساتھ: اُدھوٹھاکرے

شیوسینا (یوبی ٹی) کے سربراہ اور مہاراشٹر کے سابق وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے نے مرکز کی مودی حکومت پر زبردست حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ بی جے پی سے آزاد رام※ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے میری پارٹی، میرا انتخابی نشان چوری کر کے پیٹھ میں چھرا گھونپنے کا کام کیا ہے جو ایک سچا ہندو کبھی نہیں کر سکتا ہے۔ بی جے پی والے رام※ کو صرف اپنے فائدے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ اُدھوٹھاکرے نے کہا کہ اجودھیا میں بھی آدرش گھوٹالہ ہوا ہے، اس میں کون شامل ہے؟ ہم نے مندر بنانے کے لیے اپنا خون بہایا، کس لیے۔ انہوں نے آگے کہا کہ شنکراچاریہ اوی مکتیشورانند میرے گھر آئے تھے انہوں نے کہا کہ ہندو پیٹھ میں کبھی چھرا نہیں گھونپتا اور جو ایسا کرتا ہے وہ ہندو نہیں ہو سکتا۔ شیوسینا سربراہ نے خود کو سبھی گجراتیوں کے خلاف ہونے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے (بی جے پی والوں) میری چیزیں ہڑپنے کے بعد اب منگٹی وار لندن گئے اور باگھ کی ناک لے آئے۔ پہلے وہ 15 لاکھ روپے دینے والے تھے، 15 لاکھ کا کیا ہوا؟ بھائی۔۔بہن والے لوگ کہاں ہیں؟"

## کیا ایران واقعی اسرائیل پر حملہ آور ہو سکتا ہے؟

### وہ سوال جس نے مشرق وسطی کو تذبذب میں مبتلا کر رکھا ہے

تہران: 11/اگست (ایجنسیز) بدھ کو سعودی عرب کے شہر جدہ میں اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کے رکن ممالک کا ہنگامی اجلاس ہوا۔ ایران کے مطالبے پر منعقدہ اس اجلاس میں کئی امور کے علاوہ تہران میں حماس کے سیاسی سربراہ اسماعیل ہنیہ کے قتل پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ اجلاس ایران کے لیے او آئی سی کے رکن ممالک کو اپنے انتقامی عزائم کی وضاحت کرنے کا ایک موقع بھی تھا۔ 31 جولائی کو حماس کے رہنما اسماعیل ہنیہ کو ایران کے دارالحکومت تہران میں اس وقت قتل کر دیا گیا جب وہ ایران کے نئے صدر مسعود پزشکیان کی تقریب حلف برداری میں شرکت کے لیے پہنچے تھے۔ اس کے بعد ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے ہنیہ کی موت کا بدلہ لینے کا اعلان کیا تھا۔ حماس اور ایران دونوں کا کہنا ہے کہ 31 جولائی کو اسماعیل ہنیہ کے قتل کے پیچھے اسرائیل کا ہاتھ ہے لیکن اسرائیل نے ابھی تک اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے۔ لیکن عام خیال یہ ہے کہ اس کے پیچھے اسرائیل کا ہی ہاتھ ہے۔ ایران کے قائم مقام وزیر خارجہ علی باقری کنی نے کہا ہے کہ ان کے ملک کے پاس جواب دینے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایران اپنا جواب صحیح وقت پر اور صحیح طریقے سے دے گا۔ مسٹر کنی نے کہا کہ ایران کا ممکنہ ردعمل نہ صرف ایران کی خودمختاری اور قومی سلامتی بلکہ پورے خطے کے استحکام اور سلامتی※ کے لیے ہوگا۔ حماس کے سربراہ اسماعیل ہنیہ جو ایران کے نئے صدر کی حلف برداری میں شرکت کے لیے تہران میں تھے وہ ایران کے پاسداران انقلاب (آئی آر جی سی) کے انتہائی محفوظ مہمان خانے میں مقیم تھے۔ اس انتہائی محفوظ اڈے پر حملے میں اسماعیل ہنیہ کی ہلاکت کے بعد ایران کو بھی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس واقعے کے بعد سے ایران سے متعلق ہر اشارے، ہر بیان، ہر تقریر پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے کہ ایران اس حملے کا کب اور کیا جواب دے گا۔ ساتھ ہی یہ خدشات بھی ظاہر کیے جا رہے ہیں کہ ایران کا جوابی حملہ پورے خطے کو ایک وسیع تر تصادم میں دھکیل سکتا ہے۔ تاہم ایران کے وزیر خارجہ نے ابھی تک اس بارے میں کوئی اشارہ نہیں دیا ہے۔ مغربی ممالک کا کہنا ہے کہ ان کے پاس ایران کے بارے میں محدود انٹیلی جنس معلومات ہیں، اس لیے یہ واضح نہیں کہ ایران کیا کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے۔ رواں سال اپریل میں شام کے دارالحکومت دمشق میں ایک ایرانی سفارت خانے کے کمپاؤنڈ پر فضائی حملے میں پاسداران انقلاب کے آٹھ اہلکار مارے گئے تھے۔ اس کے متعلق بھی یہ خیال ظاہر کیا گیا کہ یہ حملہ اسرائیل نے کیا تھا۔ یہ ایران کے لیے ایک اور شرمناک دھچکا تھا۔ دمشق میں حملے کے بعد ایران نے بدلہ لینے کے عزائم کا اظہار کیا تھا۔ اس نے اسرائیل پر 300 سے زیادہ میزائل اور ڈرون داغے لیکن انھیں اسرائیل اور امریکی اتحاد نے انٹرسیپٹ کر کے ناکام بنا دیا اور ایران کی جوابی کارروائی کا اسرائیل پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ گذشتہ ہفتے امریکی حکام نے کہا تھا کہ اس بار ایران بڑے حملے کی تیاری کر رہا ہے، یہ پچھلی ناکامی کو نہ دہرانے کی کوشش بھی ہو سکتی ہے۔ حالیہ میڈیا رپورٹس میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ اسماعیل ہنیہ کی موت کسی درست میزائل حملے کی وجہ سے نہیں ہوئی بلکہ ایران کے اندر مقامی طور پر کیے گئے حملے میں ہوئی۔ ہنیہ پر حملے میں کوئی ایرانی شہری ہلاک نہیں ہوا۔ اب یوں نظر آ رہا ہے کہ عرب اور مغربی ممالک کی سفارتی کوششوں کی وجہ سے ایران اس پورے معاملے پر نظرثانی کرنے پر مجبور ہو سکتا ہے۔ گذشتہ ہفتے اردن کے وزیر خارجہ نے ایران کا دورہ کیا۔ بدھ کو فرانسیسی صدر ایمانوئیل میکخواں نے ایرانی صدر سے بات کی۔ فرانسیسی سفارت خانے کے مطابق میکخواں نے ایران سے کہا کہ وہ نئی فوجی کشیدگی کو روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرے۔ ادھر لبنان میں حزب اللہ کی طرف سے اسرائیل پر مسلسل حملے کیے جا رہے ہیں۔ حزب اللہ لبنان میں ایران کی حمایت یافتہ سیاسی تحریک اور ملیشیا تنظیم ہے۔ حزب اللہ نے اسرائیلی حملے میں اپنے کمانڈر فواد شکر کی ہلاکت کا بدلہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ ہنیہ کے قتل سے چند گھنٹے قبل فواد شکر بیروت میں ایک فضائی حملے میں مارے گئے۔ یہ حملہ بیروت کے علاقے دحیہ میں ہوا جسے حزب اللہ کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ گذشتہ سال 7 اکتوبر کو اسرائیل پر حماس کے حملے کے بعد حزب اللہ نے لبنان کی سرحد کے قریب اسرائیل کے شمال میں حملے شروع کر دیے تھے۔ اس کے بعد سے لبنان میں جنگ کے پھیلنے کا خطرہ اپنی بلند ترین سطح پر ہے۔ اب تک اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان تشدد لبنان اور اسرائیل کے درمیان شمالی سرحد تک محدود ہے۔ اسرائیل اور حزب اللہ دونوں ہی یہ اشارہ دیتے رہے ہیں کہ وہ مکمل جنگ کے حق میں نہیں ہیں۔ اب تک حزب اللہ نے صرف اسرائیلی فوجی اہداف کو نشانہ بنایا ہے لیکن اب اس کے حملے مزید پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ یہ اسرائیل کے اندرونی علاقوں میں بھی اہداف کو نشانہ بنا رہا ہے۔ حزب اللہ کے رہنما حسن نصر اللہ نے سخت اور موثر※ جوابی کارروائی کا عہد کرتے ہوئے کہا کہ فواد شکر حزب اللہ کا سٹریٹجک ذہن※ تھا اور انھوں نے اپنے قتل سے چند گھنٹے قبل ان سے بات کی تھی۔ ماضی میں بھی حزب اللہ نے اعلیٰ کمانڈروں کی ہلاکت کے بعد اسرائیل پر راکٹ حملے شروع کیے ہیں۔ لیکن اب بیروت میں اپنے مضبوط گڑھ میں اپنے اعلیٰ کمانڈر کے قتل کے بعد حزب اللہ بھی زیادہ علامتی ردعمل کا اظہار کر سکتا ہے۔ تاہم حزب اللہ کا کہنا ہے کہ یہ یقینی ہے کہ اس کا ردعمل تنازعات کے قواعد کے اندر ہوگا۔ لبنان میں بہت سے لوگوں کو خدشہ ہے کہ انھیں ایسی جنگ میں کھینچا جا رہا ہے جو لبنان کے قومی مفاد میں نہیں ہے۔ لبنان کے عوام 2005 میں اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان ہونے والی تباہی کو آج بھی یاد کرتے ہیں۔ لیکن، ایک کمزور حزب اللہ بھی ایران کے مفاد میں نہیں ہے۔ اسرائیل کی سرحد پر اپنے سٹرائیک میزائلوں اور ڈرونز کے ساتھ حزب اللہ اسرائیل کے خلاف ایران کی مزاحمت کا ایک اہم حصہ ہے۔ اسرائیل ایران کے جوہری پروگرام کو اپنے وجود کے لیے خطرہ سمجھتا ہے۔ اگر ایران کے جوہری مقامات کبھی بھی اسرائیلی حملے کا نشانہ بنتے ہیں تو جوابی کارروائی میں حزب اللہ کا کردار اہم ہو سکتا ہے۔ حزب اللہ نام نہاد گروپ ایکسس آف ریسسٹینس (مزاحمت کا محور) کا ایک اہم حصہ ہے جو خطے میں ایران کا حمایت یافتہ اتحاد ہے جس میں یمن کے حوثی باغی اور عراقی ملیشیا بھی شامل ہیں۔ یمن کے حوثی باغی اور عراقی جنگجو بھی 7 اکتوبر سے خطے میں مغربی مفادات اور اسرائیلی ملکیت پر حملے کر چکے ہیں۔ یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ آیا ایران اور اس کے اتحادی گروپ جوابی کارروائی کو مربوط کریں گے، حالانکہ امریکی میڈیا رپورٹس میں اشارہ دیا گیا ہے کہ حزب اللہ اکیلے اور سب سے پہلے حملہ کر سکتی ہے۔ رواں ہفتے امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل مائیکل کریلا نے اسرائیل کا دورہ کیا اور سکیورٹی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس بار بھی اسرائیل کو بچانے کی کوششوں کی قیادت امریکی ہی کریں گے۔ ساتھ ہی اسرائیلی وزیراعظم بن یامین نتن یاہو نے کہا ہے کہ اگر کہیں سے بھی اسرائیل پر حملہ ہوا تو اس کی بھاری قیمت وصول کی جائے گی۔ کشیدگی اور انتظار کے خوف کے درمیان اسرائیل اور لبنان جانے اور آنے والی پروازیں منسوخ کی جا رہی ہیں۔ ایئر لائنز ان ممالک کی فضائی حدود سے گریز کر رہی ہیں اور دنیا بھر کے ممالک اپنے شہریوں کو اسرائیل اور لبنان چھوڑنے کا کہہ رہے ہیں۔ کچھ لوگ جنگ کی تیاریاں بھی کر رہے ہیں۔ آنے والے وقت میں یہ خطے حادثاتی طور پر یا دانستہ طور پر جنگ میں دھکیلا جا سکتا ہے۔

## سیبی چیف مادھبی پوری کیساتھ کوئی تجارتی رابطہ نہیں ہے

### ہیڈنبرگ کی رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد اڈانی گروپ کی وضاحت

ممبئی: امریکی شارٹ سیلر فرم ہنڈن برگ ریسرچ کی نئی رپورٹ سامنے آنے کے بعد ہنگامہ برپا ہے۔ اب اڈانی گروپ نے اس رپورٹ پر اپنا پہلا ردعمل دیا ہے۔ اڈانی گروپ نے آج اتوار کو ہنڈنبرگ کی طرف سے لگائے گئے الزامات کی تردید کی اور کہا کہ اس کا سیبی چیف مادھبی پوری کے ساتھ کوئی تجارتی تعلق نہیں ہے جس کا دعویٰ ہنڈنبرگ کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ اڈانی گروپ نے ایک دن بعد ہنڈنبرگ ریسرچ کی نئی رپورٹ کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اڈانی گروپ کا رپورٹ میں بتائے گئے افراد یا معاملات سے تجارتی طور پر کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ ہنڈنبرگ ریسرچ کی طرف سے ہفتہ کو دیر رات جاری کی گئی سنسنی خیز رپورٹ پر اڈانی گروپ کا یہ پہلا ردعمل ہے۔ رپورٹ میں الزام لگایا گیا ہے کہ ونود اڈانی اور ان کے قریبی ساتھیوں اور سیبی کی چیئرپرسن مادھبی پوری نے کچھ غیر ملکی فنڈز میں سرمایہ کاری کی تھی۔ گروپ نے اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کو بھی مسترد کر دیا۔ اڈانی گروپ نے کہا کہ وہ اپنی کمپنیوں کے خلاف لگائے گئے الزامات کو مسترد کرتا ہے اور اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ اس کی غیر ملکی ہولڈنگ کا ڈھانچہ مکمل طور پر شفاف ہے۔ ہنڈنبرگ کی رپورٹ میں اڈانی گروپ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس نے کمپنیوں کا جال بنا کر قوم کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا۔ اڈانی گروپ اور ہنڈنبرگ ریسرچ کا معاملہ نیا نہیں ہے۔ اس کی شروعات تقریباً ڈیڑھ سال قبل گزشتہ سال جنوری میں ہوئی تھی جب ہنڈنبرگ نے اڈانی گروپ کے خلاف اپنی پہلی سنسنی خیز رپورٹ جاری کی تھی۔ اس میں ہنڈنبرگ نے اڈانی گروپ کے خلاف فنڈز میں ہیرا پھیری سمیت شیئر کی قیمتوں میں اضافہ کرنے جیسے سنگین الزامات لگائے تھے۔ نیز ہنڈنبرگ نے اسے کارپوریٹ دنیا کی تاریخ کا سب سے بڑا فراڈ قرار دیا تھا۔ ہنڈنبرگ کی اس رپورٹ کی وجہ سے اڈانی گروپ کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا اور اس کی کمپنیوں کے ایم سی اے پی میں 80 بلین ڈالر سے زیادہ کی کمی واقع ہوئی۔ بعد میں مارکیٹ ریگولیٹر سیبی نے ہنڈنبرگ کی طرف سے اڈانی گروپ کے خلاف لگائے گئے الزامات کی جانچ شروع کی۔ سیبی کی طرف سے جاری تحقیقات کی نگرانی سپریم کورٹ کی طرف سے مقرر کردہ ایک کمیٹی نے کی۔ سیبی کی تحقیقات کو ہنڈنبرگ کے الزامات کو ثابت کرنے کے لیے ابھی تک ٹھوس ثبوت نہیں ملے تھے۔ مارکیٹ ریگولیٹر نے حال ہی میں متعلقہ معاملے کی تحقیقات کے حصے کے طور پر امریکی شارٹ سیلر فرم کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا تھا۔ اب سارے معاملے نے الگ رنگ اختیار کر لیا ہے۔ ہنڈنبرگ کا نیا الزام یہ ہے کہ اڈانی گروپ کے ساتھ سیبی چیف کے مبینہ تعلق کی وجہ سے جانچ ٹھیک سے نہیں ہوئی ہے اور سیبی کو اڈانی گروپ کے خلاف کچھ بھی نہیں مل پا رہا ہے۔ اڈانی گروپ سے پہلے، سیبی کی چیئرپرسن مادھبی پوری اور ان کے شوہر دھول بچ نے بھی آج صبح ایک مشترکہ بیان جاری کر کے ہنڈنبرگ کی رپورٹ کو مسترد کر دیا۔ اس نے ہنڈنبرگ کے الزامات کو بے بنیاد اور اپنی کردار کشی کی کوشش قرار دیا تھا۔

## ایک بھی مسلم ایم پی نہیں
## وقف بورڈ کیلئے
## اصول بنانے چلے!

نئی دہلی: جب سے مرکزی حکومت نے وقف ترمیمی بل پارلیمنٹ میں پیش کیا ہے، اس کی نیت پر سوال اٹھ رہے ہیں اور اپوزیشن حکمراں جماعت پر مسلسل تنقیدیں کر رہی ہے۔ کانگریس لیڈر پون کھیڑا نے کہا کہ جن کے پاس ایک بھی مسلم رکن پارلیمنٹ یعنی ایم پی نہیں ہے وہ وقف بورڈ کے اصول بنا رہے ہیں! پون کھیڑا نے کہا کہ پہلے آپ اس معاملے پر بات کریں، حکمراں پارٹی کے پاس نہ تو لوک سبھا میں کوئی مسلم ایم پی ہے اور نہ ہی راجیہ سبھا میں۔ وہ کسی سے بات چیت کیے بغیر وقف بورڈ پر قواعد بنا رہے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ان کے این ڈی اے کے ساتھیوں چندرابابو نائیڈو اور چراغ پاسوان نے اس کی مخالفت کی ہے تو ان سے جا کر پوچھیں کہ وہ احتجاج کیوں کر رہے ہیں؟ کانگریس لیڈر نے کہا کہ میں بی جے پی کو مشورہ دوں گا کہ وہ مختار عباس نقوی سے پوچھیں کہ وہ اس بل کے حق میں ہیں یا اس کے خلاف۔ ان کو جواب مل جائے گا۔ پون کھیڑا نے بنگلہ دیش میں ہندوؤں کی موجودہ صورتحال پر بھی اپنا ردعمل دیا۔

## ہماچل پردیش میں لینڈ سلائیڈنگ، تاحال 100 اموات

شملہ: ہماچل پردیش میں گزشتہ دو دنوں میں شدید بارشوں کی وجہ سے لینڈ سلائیڈنگ اور سیلاب کی وجہ سے 280 سے زیادہ سڑکیں بند ہیں۔ عہدیداروں نے بتایا کہ اونا میں بہنے والے نالوں کا پانی بہت سے گھروں میں داخل ہو گیا ہے جبکہ لاہول اور اسپتی پولیس نے رہائشیوں اور مسافروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ انتہائی احتیاط برتیں اور جالمان کو عبور نہ کریں کیونکہ پانی کی سطح تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ عہدیداروں نے بتایا کہ کلو، منڈی اور شملہ اضلاع میں 31 جولائی کو آنے والے سیلاب کے بعد لاپتہ ہونے والے تقریباً 30 افراد کو تلاش کرنے کے لیے بچاؤ کارروائیاں چلائی جا رہی ہیں لیکن ابھی تک کوئی بڑی کامیابی نہیں ملی ہے۔ اب تک 28 لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 27 جون سے 9 اگست کے درمیان ہماچل پردیش میں بارش سے متعلق واقعات میں 100 سے زیادہ لوگوں کی موت ہوئی ہے اور ریاست کو تقریباً 842 کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ حکام نے بتایا کہ 288 سڑکیں بند تھیں جن میں سے 138 جمعہ اور 150 ہفتے کے روز بند ہوئیں۔ ریاستی ایمرجنسی آپریشن سنٹر کے اعداد و شمار کے مطابق منڈی میں 96 سڑکیں، شملہ میں 76 سڑکیں، کلّو میں 37، سرمور میں 33، چمبہ میں 26، لاہول اور اسپتی میں سات، ہمیر پور میں پانچ اور کانگڑا اور کنور میں چار چار سڑکیں بند ہیں۔ پوہ اور کورک کے درمیان سیلاب اور نیگولیسارین کے قریب نیشنل ہائی وے 5 پر لینڈ سلائیڈنگ کے بعد کنور کا ریاستی دارالحکومت شملہ سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ حکام نے بتایا کہ ریاست میں 458 بجلی اور 48 واٹر سپلائی اسکیمیں بھی متاثر ہوئی ہیں۔ علاقائی موسمیات کے دفتر نے اتوار کو اورنج الرٹ※ جاری کیا، جس میں پانچ اضلاع - بلاس پور، چمبہ، ہمیر پور، کلو، کانگڑا، منڈی، شملہ، سولن، سرمور اور اونا میں کچھ مقامات پر بھاری سے بہت زیادہ بارش کی وارننگ دی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ گرج چمک کے ساتھ طوفان اور بارش کا امکان ہے۔ محکمہ موسمیات نے چمبہ، ہمیر پور، کلو، منڈی، سرمور اور شملہ اضلاع کے کچھ مقامات پر سیلاب کی بھی وارننگ دی ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

3
روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
12 Aug. 2024

# بائیجوز: ریاضی کے 'خبطی ٹیچر' جو ایک ٹیوشن کلاس سے ارب پتی بنے اور پھر زوال کا شکار ہوئے

**مرزا اے بی بیگ**

یہ نہ تو معروف زمانہ داستان الف لیلیٰ ہے، نہ بالی وڈ کی کوئی مسالہ فلم اور نہ ہی شیکسپیئر کی 'مرچنٹ آف وینس' کہ آدمی راتوں رات مالا مال ہوا اور راتوں رات کنگال ہو گیا۔ فرش سے عرش تک اور اوج ثریا سے تحت الثریٰ تک کی یہ کہانی انڈیا کی جنوبی ریاست کیرالہ کے عام گھرانے سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کی ہے جس نے صرف ایک دہائی میں کامیابی کی بلندیوں کو یوں چھوا کہ دنیا میں امیر ترین لوگوں اور کمپنیوں کا ریکارڈ رکھنے والے ادارے فوربز کی ارب پتیوں کی فہرست میں آ گئے بلکہ سٹارٹ اپ کمپنیوں کے لیے ایک مثال بن گئے۔ کیرالہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک سکول ٹیچر کے بیٹے رویندرن بائجو نے جہاں ایک طرف بالی وڈ کے 'بادشاہ' اور سپر سٹار شاہ رخ خان کو اپنے کاروبار کا برانڈ ایمبیسڈر بنایا وہیں دنیائے فٹبال کے درخشاں ستارے ارجنٹائن کے کپتان لیونل میسی کو اپنا عالمی برانڈ ایمبیسڈر بنایا۔ ان کے کاروبار میں سرمایہ کاری کرنے والوں میں جہاں فیس بک کے بانی مارک زکربرگ ہیں وہیں کینیڈا اور قطر کی انوسٹمنٹ بورڈ اور اتھارٹیز ہیں۔ لیکن حقیقت بھی یہ ہے کہ رویندرن بائجو نے محض ایک دہائی میں کامیابی کی بلندیوں کو چھوا اور پھر ویسا ہی زوال ان کے سامنے تھا۔ ان کے عروج و زوال کی کہانی کی طرف بڑھنے سے قبل یہ جانتے ہیں کہ رویندرن بائجو کون ہیں؟

### بائیجو رویندرن کون ہیں؟

بائجو رویندرن پانچ جنوری سنہ 1980 کو جنوبی ریاست کیرالہ کے کنور ضلع کے ازھیکوڈ گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین سکول ٹیچر تھے۔ ان کے والد رویندرن علم طبیعات کے استاد تھے جبکہ ان کی والدہ شوبھناولّی ریاضی کی استاد تھیں۔ انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم مقامی ملیالم زبان میں حاصل کی۔ بائجو کو بچپن میں کھیل میں زیادہ دلچسپی تھی۔ کرکٹ اور فٹبال کے علاوہ انھیں ٹیبل ٹینس کھیلنا بھی پسند تھا۔ انھوں نے کالج کی سطح پر بھی ان تمام کھیلوں میں حصہ لیا۔ بائجو انگریزی زبان سیکھنے کا سہرا کرکٹ کمنٹری کو دیتے ہیں یعنی انھوں نے بول چال کی انگریزی کرکٹ کی کمنٹری سے سیکھی۔ کنور کے سرکاری کالج سے انجینیئرنگ میں بیچلرز کی ڈگری حاصل کی اور ایک ملٹی نیشنل شپنگ کمپنی میں ملازم ہو گئے۔ ان کی زندگی سادہ ہے اور ان کو جاننے والے بتاتے ہیں کہ وہ بہت کم گو ہیں۔ البتہ جب وہ پڑھا رہے ہوتے ہیں تو نہ صرف وہ الفاظ کے دریا بہاتے ہیں بلکہ ان کے پاس منفرد انداز بھی ہے۔ وہ دن بھر پڑھاتے ہیں لیکن رات کو اپنے سٹاف کے ساتھ فٹبال کھیلتے ہیں جنھیں وہ اپنے وسیع خاندان کا حصہ کہتے ہیں۔ ہندوستان ٹائمز کی ایک رپورٹ کے مطابق انھوں نے اپنے تمام وینچرز کو اپنے نام کے ساتھ ہی منسوب کر رکھا ہے اور وہ اس کے بارے میں بہت حساس بھی ہیں۔

### بائیجوز کلاسز کی ابتدا

رویندرن بائجو نے تعلیم کے شعبے میں محض دس سال کے اندر ایک ٹیوشن کلاس سے یونیکورن کمپنی قائم کرنے تک کا طلسماتی سفر طے کیا ہے۔ ان کے اس سفر کی شروعات مینیجمنٹ میں داخلے کے خواہشمند اپنے دوستوں کی مدد کرنے سے ہوئی۔ واضح رہے کہ انڈیا کے اعلیٰ ترین مینجمنٹ کالجز میں داخلے کے لیے 'سی اے ٹی' (کیٹ) کا امتحان ہوتا ہے جو کہ سول سروسز کے بعد سخت ترین امتحان مانا جاتا ہے۔ ممبئی اور پونے میں خدمات انجام دینے والی کمپنی چیمپیئنز اکیڈمی کے سینیئر کنسلٹینٹ اور کوچنگ کے شعبے میں دو دہائیوں سے کام کرنے والے فیاض احمد کے مطابق رویندرن نے دوستوں کو کیٹ کے امتحان کی تیاری کروانے کے ساتھ ساتھ خود بھی امتحان دیا جس میں انھوں نے 100 فیصد نمبر حاصل کیے تو انھیں اپنی اس شاندار کامیابی پر یقین نہیں آیا جس کے بعد وہ دوبارہ اگلے سال امتحان میں شریک ہوئے تاکہ واقعتاً اپنی صلاحیت کو جانچ سکیں۔ اس بار پھر ان کا سکور صد فیصد رہا لیکن انھوں نے ایم بی اے میں داخلہ نہیں لیا۔ مگر اس کے بعد ان کے لیے زندگی میں آگے بڑھنے کی ایک راہ کھل گئی۔ بائجو نے جب کئی دوسرے دوستوں کو بھی ایم بی اے میں داخلے کے ٹیسٹ (کیٹ) میں کامیاب کروا دیا تو پھر انھوں نے نوکری چھوڑ دی اور کوچنگ کلاسز چلانے کا فیصلہ کیا۔ انڈیا ٹوڈے کی ایک رپورٹ کے مطابق سنہ 2006 میں ایک اتوار کو بائجو نے اپنی جو پہلی کلاس لی اس میں 35 افراد شریک تھے اور سب کے سب ان کے دوست، جاننے والے یا رشتہ دار تھے۔ یہ کلاس انھوں نے بنگلور کے کورامنگلا علاقے میں لی تھی۔ رپورٹ کے مطابق جو کلاس ایک ہال میں 35 افراد سے شروع ہوئی تھی وہ چھٹے ہفتے میں بڑھ کر ایک ہزار سے زیادہ ہو گئی۔ ان کے پڑھانے کی بات لوگوں تک دوسرے افراد کی زبانی پہنچی یا پھر انڈیا میں اس وقت مقبول سوشل نیٹ ورک 'اورکٹ' کے ذریعے پہنچی۔ یاد رہے کہ فیس بک کی آمد انڈیا میں سنہ 2007 میں ہوئی اس سے قبل اورکٹ ہی مقبول تھا جو اب ختم ہو چکا ہے۔ ایک سال بعد سنہ 2007 میں رویندرن بائجو نے داخلے کے امتحانات کے لیے بائجیوز نام سے کلاسز شروع کی۔ اور ان کی کلاسز آڈیٹوریم کے بجائے سٹیڈیم میں ہونے لگی جہاں درمیان میں رویندرن بائجو ہوتے تھے اور چاروں طرف امتحانات میں کامیابی کا خواب سجائے طلبہ دم بخود ان کے لیکچر کو سنتے تھے۔ پھر سنہ 2011 میں انھوں نے طلبا و طالبات کو امتحانات یا انٹری ٹیسٹ کی تیاری کروانے والی بائجوز کے نام سے ایک کمپنی قائم کی اور سنہ 2015 میں اپنی آن لائن ایپ شروع کی اور تین سال کے اندر ہی سنہ 2018 تک اس کے ڈیڑھ کروڑ سبسکرائبرز بن گئے۔ اس کے ساتھ ہی یہ ایک بڑی کمپنی بن گئی جس کی مالیت ایک ارب ڈالر لگائی گئی۔ اس کمپنی نے جلد ہی ڈیجیٹل ادائیگیوں کے پلیٹ فارم پے ٹی ایم کو پیچھے چھوڑ دیا اور انڈیا کی سب سے قیمتی اسٹارٹ اپ کمپنی بن گئی۔ کووڈ 19 کی وبا کے دوران اس میں کافی حد تک مزید توسیع ہوئی کیونکہ لاک ڈاؤن کی وجہ سے طلبہ نے آن لائن کلاسز کا رخ کیا۔ لیکن سنہ 2021 میں اس نے 32 کروڑ 70 لاکھ امریکی ڈالر کے نقصان کا اعلان کیا جو کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں 17 گنا زیادہ تھا۔ صرف دو سال قبل یعنی سنہ 2022 میں ان کی دولت کا تخمینہ 22 ارب ڈالر لگایا گیا تھا لیکن ایک ہفتے قبل انڈین میڈیا نے فوربس کے حوالے سے اسے صفر قرار دیا ہے۔

### 'ریاضی کے خبطی ٹیچر' سے شہرت

بائجو کے کلاسز میں ان کی ایک طالبہ دیویہ گوکل ناتھ تھیں جن سے انھوں نے شادی کی اور پھر دونوں نے مل کر سنہ 2011 میں بائجو کی پیرنٹ کمپنی 'تھنک اینڈ لرن پرائیوٹ لیمٹڈ' قائم کی۔ فورچون میگزین کے مطابق رویندرن کہتے ہیں کہ ان کی اہلیہ شروع سے ہی ان کے سفر میں ساتھ رہیں اور چونکہ 'وہ خود ایک ٹیچر ہیں اس لیے وہ جو بھی فیصلہ کرتی ہیں اس میں طلبہ کی بھلائی ہی ان کے پیش نظر رہتی ہے۔' جبکہ اسی میگزین کے مطابق بنگلور کی رہنے والی دیویہ گوکل ناتھ نے رویندرن سے اپنی ملاقات کی کہانی کچھ اس طرح بتائی کہ ان دنوں وہ امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے جی آر ای کی تیاری میں مشغول تھیں جب انھیں ان کے کالج کے دوستوں سے پتا چلا کہ 'ریاضی کا کوئی خبطی ٹیچر' ہے جو ریاضی کو بالکل ہی مختلف انداز میں پڑھاتا ہے۔ اس کے بعد انھوں نے بھی ان کی کلاس میں شمولیت اختیار کرنے کا فیصلہ کیا۔ میگزین کو دیے گئے انٹرویو میں وہ کہتی ہیں کہ انھوں نے رویندرن بائجو کو پہلی بار جیوتی نواس کالج کے آڈیٹوریم میں دیکھا۔ وہ آڈیٹوریم طلبہ سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا لیکن ان کے متواتر سوالوں نے بائجو کی توجہ ان کی جانب مبذول کروائی۔ انڈیا کے معاشی دارالحکومت ممبئی میں چیمبور کے علاقے میں 'مہاترے اور بیگ' کوچنگ کے بانی محمد شاہد کہتے ہیں کہ بائجو رویندرن کی شہرت اتنی پھیل چکی تھی کہ بعض اوقات وہ بنگلور سے پونے اور ممبئی بھی پڑھانے کے لیے مدعو کیے جاتے تھے اور یہ وہ وقت تھا جب انھوں نے ابھی اپنی آن لائن لرننگ ایپ لانچ نہیں کی تھی۔

### بائجیوز لرننگ ایپ کو متعارف کرنا

سنہ 2015 میں انھوں نے آن لائن انٹیریکٹو لرننگ ایپ متعارف کروائی جس نے راتوں رات تہلکہ مچا دیا۔ یہاں تک کہ اس میں بین الاقوامی کمپنیوں کی دلچسپی بڑھنے لگی۔ فیاض احمد کہتے ہیں کہ اس ایپ نے نہ صرف ان کی لاگت کو کم کیا بلکہ ان کی رسائی کا دائرہ انتہائی وسیع کر دیا۔ یعنی اب کوئی بہترین استاد سے بیک وقت دنیا کے کسی بھی کونے سے پڑھ سکتا تھا۔ بائجو نے جب سنہ 2017 میں شاہ رخ خان کو اپنی کمپنی کے ساتھ جوڑا تو اس کا شہرہ انڈیا کے تقریباً ہر گھر میں تھا۔ بائجو جو کہ خود بھی کرکٹ کے مداح رہے ہیں انھیں معلوم تھا کہ انڈین سماج میں کرکٹ کس قدر پیوستہ ہے اسی کے پیش نظر انھوں نے سنہ 2019 میں انڈین کرکٹ ٹیم کی جرسی کی سپانسر شپ حاصل کی اور یہیں پر بس نہیں کیا بلکہ قطر میں سنہ 2022 میں ہونے والے فیفا ورلڈ کپ کے آفیشل سپانسر بھی انھی کی کمپنی تھی۔ بائجو نے اپنی آبائی ریاست کیرالہ کی فٹبال ٹیم 'کیرالہ بلاسٹرز ایف سی' کو سپانسر شپ بھی فراہم کی ہے۔ بائجو نے انٹرنیٹ کے میدان میں اجارہ داری پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ انھوں نے روایتی کلاسز بھی شروع کر دیں اور ایک وقت میں ملک کے کونے کونے میں ان کی تقریباً 600 کوچنگ مراکز بن گئے جہاں طلبہ کی موجودگی میں کلاسز ہونے لگیں۔ اسی سلسلے میں اپریل 2021 میں بائجو کی پیرنٹ کمپنی تھنک اینڈ لرن نے آکاش ایجوکیشنل سروسز لمیٹڈ کو 940 ملین ڈالر نقد اور سٹاک ڈیل میں حاصل کر لیا۔ یہ معاہدہ اس وقت انڈین انٹرنیٹ سیکٹر میں سب سے بڑی ڈیل میں سے ایک تھا۔ لیکن مارچ 2024 میں تھنک اینڈ لرن اور اے ای ایس ایل نے انضمام کی درخواست واپس لے لی اور آکاش کوچنگ اب تھنک اینڈ لرن برانڈ کے تحت آزادانہ طور پر کام کر رہی ہے۔ آکاش کے رانچی سینٹر سے وابستہ ایک استاد گھنشیام نے بی بی سی کو فون پر بتایا کہ 'بائجو کی پیشکش ہی اتنی زیادہ تھی کہ آکاش انکار نہیں کر سکا کیونکہ آکاش کو کبھی اپنی اتنی زیادہ قیمت کا اندازہ ہی نہیں تھا۔'

### یونیکورن کمپنی

سنہ 2018 تک ایک ارب ڈالر کے ساتھ یہ کمپنی یونیکورن کمپنیوں میں شامل ہو گئی۔ رویندرن نے فوربز کی فہرست میں سنہ 2020 میں 8.1 ارب امریکی ڈالر کے (900,14 کروڑ روپے) کی دولت کے ساتھ ابتدا کیا تھا۔ اسی کے ساتھ رویندرن نے دنیا بھر میں آن لائن تعلیم میں اپنی شناخت بنائی اور انھوں نے 2022 میں ایک انٹرپرائز بنایا جس کی مالیت 22 ارب امریکی ڈالر (8.1 لاکھ کروڑ روپے) تھی۔ مالی سال 2022 میں ان کی کمپنی کو 298,5 کروڑ روپے کی آمدن ہوئی۔ اس وقت ان کے طلبا کی تعداد 12 کروڑ تھی اور اس کے 600 آف لائن مراکز تھے۔

### بائیجو کی ترقی کی وجہ کیا تھی؟

تعلیم اور کوچنگ کے شعبے میں دو دہائیوں سے کام کرنے والے فیاض احمد نے بی بی سی کو بتایا کہ سنہ 2015 میں جب وہ ایک ذاتی کام کے باعث بنگلور گئے تو انھیں پورے شہر میں بائجوز کے علاوہ کوئی اور ہورڈنگ نظر نہیں آئی تو انھیں یہ تجسس پیدا ہوا کہ 'یہ کون سی کمپنی ہے جس نے پورے شہر کو اپنے رنگ میں رنگ دیا ہے۔' ان کے مطابق رویندرن بائجو نے تعلیم کے شعبے کو آن لائن پلیٹ فارم مہیا کر کے انقلاب برپا کر دیا اور یہی ان کی بڑی کامیابی رہی۔ انھوں نے بتایا کہ انڈیا میں ایک زمانے سے بڑے بڑے کوچنگ سینٹرز ہیں اور ان کی نمایاں خدمات بھی رہی ہیں لیکن بائجو نے سب کچھ آن لائن فراہم کر کے ایک نیا دروازہ کھول دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ بائجو کو سب سے زیادہ فائدہ کووڈ 19 کے دوران ہوا کیونکہ سنہ 2020 میں تمام سکول بند رہے اور کلاسز آن لائن ہونے لگیں۔ ایسے میں پہلے سے اس شعبے میں موجود بائجو نے بہت زیادہ مارکیٹنگ کی۔ اس کے ساتھ ساتھ رویندرن نے اپنی کمپنی کا بزنس ماڈل بھی دوسری لرننگ کمپنیوں سے مختلف کیا جیسا کہ وہ والدین جو ان کے کورسز کی فیس ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے انھیں آسان قرض اور اقساط کی سہولت فراہم کی گئی۔ آکاش لرننگ سے تعلق رکھنے والے گھنشیام کہتے ہیں کہ بائجو کمپنی نے ایسے والدین کے لیے فوری طور پر قرض کا انتظام بھی کرایا اور اس طرح ان کا کاروبار بڑھا حتیٰ کہ طلبہ ان کی کلاسز چھوڑ بھی گئے تو بھی قرض کی وجہ سے انھیں ایک مستقل آمدن آتی رہی۔ انڈیا ٹوڈے کی رپورٹ کے مطابق مالیاتی لین دین کی مشاورتی کمپنی فینکس ایڈوائزرس کے مینیجنگ ڈائریکٹر امیت کھنہ کہتے ہیں 'بائجو کے پاس ایک مہارت یہ ہے کہ وہ ایک بہترین سیلز پرسن ہیں۔' ان کی اسی خصوصیت نے فیس بک کے مالک مارک زکربرگ کو بھی ان کی طرف متوجہ کیا اور ستمبر 2016 میں مارک زکربرگ نے اپنی ایک فیس بک پوسٹ میں اعلان کیا کہ 'پرسکیلا اور میں ایک انڈین تعلیمی ٹیکنالوجی کمپنی میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں ہم بائجو نام کی اس کمپنی کے بارے میں بہت پرجوش ہیں۔' امیت کھنہ کے مطابق دو چیزیں بائجو کے حق میں گئیں، ایک یہ کہ انڈیا میں بیرون ملک کی سرمایہ کاری کی مانگ کیونکہ چین نے ایجوکیشن ٹیکنالوجی کو اپنے ملک میں بند کر دیا تھا۔ اور دوسرا کووڈ کی وبا جس کی وجہ سے ساری تعلیم کا آن لائن پر انحصار ہو گیا۔

### زوال کی ابتدا

دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتے بائجو نے اپنے کاروبار کو وسعت دی اور اس نے سنہ 2021 میں دوسری ایجوکیشن کمپنیوں کو حاصل کرنے کی مہم شروع کر دی اور وائٹ ہیٹ جونیئر، آکاش، ٹاپر، ایپک اور گریٹ لرننگ جیسے سٹارٹ اپس اور کمپنیوں کو خرید لیا۔ ایک آزاد کارپوریٹ گورنینس ریسرچ اور ایڈوائزری فرم کے سربراہ شری رام سبرامنیم نے 2023 میں بی بی سی سے بائجو کے زوال پر بات کرتے ہوئے کہا تھا کہ 'وبا کے بعد جب بچے سکولوں میں واپس جانے لگے تو اس میں گراوٹ ہونا ہی تھی۔ لیکن بائجو ترقی کرتی رہی اور سرمایہ کار اس میں پیسہ لگاتے رہے۔ انھیں اس بات کے آثار نظر نہیں آئے کہ اس کاروبار میں مندی آ سکتی ہے۔' گھنشیام بھی یہی وجہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وبا کے دور کے بعد جب سکول اور تعلیمی ادارے پھر سے کھلے اور طلبہ کو مطلوبہ چیزیں بائجو پر نہیں ملیں تو یکا یک بائجو کی آمدن میں کمی ہونے لگی جبکہ اس کے اخراجات جوں کے توں تھے۔ اور یہاں سے ان کی ایجوکیشن سلطنت میں گراوٹ شروع ہوئی۔ کمپنی نے سنہ 2023 تک کے لیے جو انڈین ٹیم کی جرسی کی سپانسر شپ حاصل کی تھی اسے برقرار رکھنے سے دست بردار ہو گئی۔ گھنشیام کے مطابق اس کے بعد انڈیا میں کرکٹ کنٹرول بورڈ اور بائجو کے درمیان اختلافات ہوئے اور بات مقدمے تک پہنچ گئی۔ لیکن حال ہی میں یہ تنازع سلجھ گیا ہے لیکن ان کی کمپنی میں سرمایہ کاری کرنے والی دوسری کمپنیوں کے ساتھ ان کے تنازعات برقرار ہیں۔ اسی طرح مارک زکربرگ نے بھی سنہ 2023 میں اس کمپنی سے اپنے ہاتھ ہٹا لیے۔ انھوں نے بتایا کہ بائجو نے جس تیزی کے ساتھ لوگوں کو بھرتی کیا تھا اسی تیزی کے ساتھ وہاں سے انھیں نکالا بھی گیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق گذشتہ سال بائجو نے تقریباً 2000 ملازمین کو فارغ کیا۔ فنڈز کی کمی کے بعد بائجو نے رواں سال مارچ کے شروع میں عملے کو ایک خط لکھا جس میں اعلان کیا گیا کہ جنوری 2024 تک کی تمام زیر التوا تنخواہیں ادا کر دی گئی ہیں۔ سنہ 2022 میں جس کمپنی کی مالیت 22 بلین ڈالر تھی اس کی ایک ہفتے قبل اس کی مالی قدر 220 ملین رہ گئی ہے اور اس طرح صرف دو برسوں میں اس میں 99 فیصد کمی ہوئی۔ فیاض احمد اور گھنشیام کا کہنا ہے بائجو کے تیزی سے عروج اور زوال نے انڈیا کے ابھرتے ہوئے سٹارٹ اپ کے ماحول پر بڑا اثر ڈالا ہے اور اس کی وجہ سے سرمایہ کار ایسے اداروں میں سرمایہ کاری سے متعلق محتاط ہو رہے ہیں۔ فیاض احمد کہتے ہیں کہ حد سے زیادہ خواہش اور حد سے زیادہ رسائی تباہ کن حماقتوں کا باعث بنتی ہے اور آپ کی کاروباری سلطنت کو ڈرامائی طور پر غیر مستحکم کر سکتی ہے اور بائجو کی کہانی انڈیا کے تمام کاروباریوں کے لیے ایک سبق ہے۔

# وقف قوانین میں ترمیم: 'مقصد مسلمانوں سے جائیدادیں چھیننا ہے'

## بی جے پی کے پاس ہندو، مسلم کے سوا کچھ نہیں'

**نیاز فاروقی**

انڈیا کی حکومت نے مساجد، مدارس اور درگاہوں جیسے مسلمانوں کے مذہبی اور خیراتی اثاثوں کو کنٹرول کرنے والے وقف بورڈ کے قانون میں ترمیم کا اعلان کیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حکومت نے 1995 کے وقف قانون میں ترمیم کا بل اسمبلی میں متعارف کروایا ہے، جس کی مسلمان اور حزبِ اختلاف کی جماعتیں مخالفت کر رہے ہیں۔ حکومت کی ان ترامیم کو وقف کے املاک کو ریگولیٹ کرنے کی سمت میں ایک بڑے فیصلے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ وقف بورڈ کے قوانین میں کی گئی ترامیم حکومت کو اجازت دیتی ہیں کہ وہ ازخود یہ تعین کرے کہ کوئی جائیداد وقف کی ملکیت کیسے بنے گی یا ریاستوں میں قائم وقف بورڈ کی تشکیل کیسے ہوگی۔ وقف املاک کا معاملہ حالیہ برسوں میں بی جے پی اور دائیں بازو کے ہندو رہنماؤں کے لیے اہم موضوع رہا ہے۔ مجوزہ ترامیم کے بارے میں بات کرتے ہوئے بی جے پی رہنما پریم شکلا کا کہنا تھا کہ 'وقف بورڈ کے پاس 50 ممالک کے رقبے سے زیادہ اراضی ہے، اس لیے اس لینڈ جہاد کو روکنے کے لیے حکومت ایک بل لا رہی ہے جو وقف بورڈ کو شفاف بنائے گا۔' تاہم اپوزیشن جماعتوں نے اس اقدام کی شدید مخالفت کی ہے۔

### پرانا وقف قانون کیا تھا؟

وقف ایکٹ پہلی بار 1954 میں پارلیمنٹ نے پاس کیا تھا۔ بعد میں اسے منسوخ کر 1995 میں ایک نیا وقف ایکٹ منظور کیا گیا تھا جس کے تحت وقف بورڈ کو مزید اختیارات دیے گئے تھے۔ سنہ 2013 میں اس ایکٹ میں مزید ترمیم کی گئی، جس کے تحت وقف بورڈ کو لوگوں کی طرف سے وقف کی گئی جائیداد کو 'وقف جائیداد' کے طور پر نامزد کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ یہ اکثر کہا جاتا تھا کہ ایک بار وقف کی گی جائیداد ہمیشہ کے لیے وقف بورڈ کی جائیداد ہوتی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق انڈیا میں وقف بورڈ کے پاس آٹھ لاکھ 72 ہزار ایکڑ سے زیادہ زمین ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انڈیا میں ریلوے اور وزارتِ دفاع کے بعد سب سے زیادہ جائیداد وقف بورڈ کی ملکیت میں ہے۔ انڈیا کی مختلف ریاستوں میں 32 وقف بورڈ ہیں، جن میں شیعہ اور سنّیوں کے خصوصی وقف بورڈ بھی شامل ہیں۔ لیکن اتنے وسیع پیمانے پر جائیداد ہونے کے باوجود بھی مبینہ بدعنوانی کے وجہ سے وقف بورڈ کو محض 200 کروڑ روپے کی آمدنی ہی ہوتی ہے، جس پر مسلم تنظیموں نے پہلے بھی تنقید کی تھی اور شفافیت کا مطالبہ کیا تھا۔

### حکومت وقف قانون میں کیا تبدیلی لانا چاہتی ہے؟

وقف بورڈ کے پرانے قانون میں تقریباً تین درجن تبدیلیاں تجویز کی گئی ہیں جنھیں ناقدین نے مسلمانوں کے حقوق چھیننے کے مترادف قرار دیا ہے۔ تجویز کردہ تبدیلی ضلع کلکٹر کو اختیار دیتی ہے کہ وہ فیصلہ کر سکے کہ کونسی جائیداد وقف کی ہے اور کون سی سرکاری زمین ہے۔ ان ترامیم کا مقصد ظاہری طور پر مرکزی وقف کونسل اور ریاستی بورڈز میں خواتین کی تعداد کو بڑھانا بھی ہے۔ یہ بل مرکزی حکومت کو اجازت دیتا ہے کہ وہ وقف بورڈ میں ایک غیر مسلم چیف ایگزیکٹو آفیسر اور کم از کم دو غیر مسلم ممبران کو ریاستی حکومت کے ذریعہ تعینات سکے۔ ترامیم کے ذریعے 'استعمال کے ذریعہ وقف' (وقف بائی یوز) کے طریقے کو بھی مکمل طور پر ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جس کا مطلب یہ تھا کہ اگر کوئی جائیداد وقف کے استعمال میں ہے تو کاغذات مشتبہ ہونے کی صورت میں بھی وہ زمین وقف کی ملکیت میں ہی رہے گی۔ واضح رہے کہ کئی معروف اور مالدار مسلمان شخصیات اکثر اپنی جائیداد کے کچھ حصے کو وقف کیا کرتے تھے، لیکن قانونی طور پر وقف کے پاس بہت ساری زمینوں کے کاغذات نہیں اور بہت سی زمینوں کے دستاویزات گم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے کئی جائیداد یا زمینیں اس زمانے میں وقف کی گئی تھیں جب جائیداد کو زبانی طور پر وقف کرنا عام تھا اور دستاویزات کا استعمال عام نہیں تھا۔ ایسے میں مثال کے طور پر ایک مسجد کو وقف نامے کی عدم موجودگی میں بھی وقف کی جائیداد تصور کیا جاتا تھا۔ نئی مجوزہ ترامیم کے مطابق اگر کسی جائیداد کا وقف نامہ موجود نہیں تو وقف کی اس جائیداد کی ملکیت مشتبہ تصور کی جائے گی۔

### مجوزہ تبدیلیوں پر تنقید کیوں ہو رہی ہے؟

حکومت نے ذرائع نے مقامی میڈیا کو بتایا ہے کہ اس نے ترامیم کو متعارف کروانے سے پہلے مسلمانوں اور ان کی تنظیموں سے مشورہ کیا لیکن کئی مسلمانوں اور ان سے وابستہ تنظیموں نے ان تبدیلیوں کی مخالفت کی ہے۔ مسلمان تنظیموں کے ایک گروپ 'آل انڈیا مسلم مجلسِ مشاورت' نے کہا ہے کہ وقف ایکٹ میں مجوزہ ترامیم مسلمانوں کے لیے قابلِ قبول نہیں۔ اس نے کہا ہے کہ 'یہ انڈیا کے سیکولر اور جمہوری اصولوں کے سراسر خلاف ہے اور 22 کروڑ سے زیادہ اقلیتی شہریوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے مترادف ہے۔' اس نے مزید کہا کہ 'وقف جائیدادیں ہمارے آباؤ اجداد نے اقلیتوں کی سماجی و اقتصادی بہبود کے لیے عطیہ کی ہیں۔ ان ترامیم کا مقصد کچھ مفاد پرست گروہوں اور افراد کو ان جائیدادوں پر قبضہ کرنے کی اجازت دینا ہے۔' مسلمانوں کی ایک اور نمائندہ تنظیم آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے کہا ہے کہ وہ 'وقف ایکٹ 2013 میں ایسی کسی بھی تبدیلی کو قبول نہیں کریں گے جس سے وقف املاک کی حیثیت اور نوعیت میں تبدیلی آئے۔' انھوں نے مزید کہا کہ 'وقف بورڈ کے حقوق میں کسی قسم کی کمی یا حد بندی کو بھی ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔' اس حوالے سے آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسدالدین اویسی نے کہا کہ حکومت وقف بورڈ کی خودمختاری کو چھیننا چاہتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'میں کہہ سکتا ہوں کہ اس مجوزہ ترمیم کے بارے میں میڈیا میں جو کچھ بھی لکھا گیا، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مودی حکومت وقف بورڈ کی خودمختاری چھیننا چاہتی ہے اور مداخلت کرنا چاہتی ہے، یہ مذہب کی آزادی کے خلاف ہے۔' میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ 'میڈیا رپورٹس کے مطابق (اگر وقف کی جائیداد سے متعلق) تنازع ہے تو وہ (حکومت) سروے کرائیں گے۔' انھوں نے کہا کہ 'مقصد ایک ہی ہے کہ وقف کی جائیدادوں کو مسلمانوں سے چھین لیا جائے۔ شروع سے ہی (ہندو دائیں بازو کی تنظیم) آر ایس ایس اس کی کوشش کر رہی ہیں۔' انڈین یونین مسلم لیگ کے رُکنِ پارلیمنٹ ای ٹی محمد بشیر نے کہا کہ یہ ایک بہت سنگین مسئلہ ہے۔ 'وہ (وقف) بورڈ کے تمام حقوق چھین رہے ہیں اور اسے حکومت کے حوالے کر رہے ہیں۔' اپوزیشن پارٹی کانگریس نے بھی اس بل کی مخالفت کرتے ہوئے اسے کمیٹی کو بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ اس ہفتے کی ابتدا میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے سماج وادی پارٹی کے رہنما اکھلیش یادیو نے کہا تھا کہ 'بی جے پی کے پاس سوائے ہندو، مسلم کے اور کچھ کرنے کو نہیں اور یہ کہ وہ مسلمان بھائیوں کے حقوق کیسے چھینے۔'

### مجوزہ تبدیلیوں سے پہلے بھی وقف بورڈ پر تنقید

وقف کی کارکردگی دوسری وجوہات کی بنا پر پہلے بھی تنقید کے نشانے پر رہی ہے کیونکہ اس کے پاس موجود وسائل کی مقدار کے مقابلے میں اس کی آمدنی کافی کم رہی ہے، اس کے ممبران پر بدعنوانی کے الزامات لگتے رہے ہیں اور یہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے ذریعے اپنی جائیداد پر تجاوزات کو ختم کرنے میں ناکام رہا۔ اس کی کئی ساری جائیدادیں تنازع کا شکار رہیں کیونکہ مبینہ طور پر اس کی زمینوں پر غیر قانونی تعمیرات کی گئی ہیں، مثلاً دہلی میں قبرستان کی زمین پر ایک پارک کا بڑا حصہ موجود ہے اور ممبئی میں یتیم خانے کی زمین پر امبانی کا گھر۔ افروز عالم ساحل، جو ایک تحقیقاتی صحافی ہیں اور جنھوں نے وقف کے کام کی چھان بین کی، کہتے ہیں کہ ہر سال وقف املاک کی تعداد کم ہوتی جا رہی ہے۔ وہ دہلی کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ دہلی وقف بورڈ کے ساتھ ان کی آر ٹی آئی درخواستوں (حکومت سے مفاد عامہ کی معلومات حاصل کرنے کا قانون) سے پتہ چلا کہ دہلی میں 500 سے زیادہ قبرستان ہیں لیکن جب کچھ مہینوں بعد انھوں نے دوسری آر ٹی آئی درخواست بھیجی تو معلوم ہوا کہ محض تقریباً 400 قبرستان ہی وقف کے ریکارڈ میں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ بورڈ کے عہدیداروں نے انھیں بتایا کہ شہر میں صرف تقریباً 75 ہی قبرستان ان کی ملکیت میں رہ گئے ہیں۔ ساحل کا کہنا ہے کہ سنہ 2013 میں ترمیم شدہ وقف بل کا مقصد خامیوں کو دور کرنا تھا لیکن وقف اراضی کا غلط استعمال پھر بھی جاری رہا۔ ان کا کہنا ہے کہ وقف بورڈ کی ملکیتی جائیدادوں کے بارے میں بہت ساری غلط فہمیاں ہیں۔ سرکاری ڈیٹا بیس کا حوالہ دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ 'یہ جب اپ ڈیٹ ہو رہا تھا تب اس کی فہرست میں وقف کی جائیدادوں کی تعداد بڑھتی ہوئی نظر آ رہی تھی لیکن بہت سے لوگوں نے اسے پروپیگنڈا میں تبدیل کر دیا کہ وقف املاک کی تعداد کیسے بڑھ سکتی ہے؟ وہ اس لیے کہ سروے جاری تھا اور اس میں نئے سروے جڑ رہے تھے۔' ساحل کہتے ہیں کہ 'وقف کی جائیداد پر غیر قانونی قبضے کو لے کر حکومت کبھی بھی سنجیدہ نہیں تھی اور آج بھی نہیں۔ مقصد پہلے بھی اسی آزاد کروانے کا نہیں تھا اور ابھی بھی ایسا نہیں۔'

# نہ گنبد نہ مینار: کشمیر کی منفرد مساجد جہاں مندروں کی طرز پر اہرام نما چھتیں بنائی گئیں

**عالیہ نازکی**

جب کوئی مسجد کا ذکر کرتا ہے تو آپ کے ذہن میں پہلا خیال کیا آتا ہے؟ شاید گنبد، مینار اور سنگ مرمر۔ زیادہ تر لوگوں کے ذہن میں یہی سب آتا ہے لیکن میرے ذہن میں جو خاکہ بنتا ہے وہ اس سے کافی مختلف ہے۔ دراصل میرا تعلق انڈیا کے زیر انتظام کشمیر سے ہے۔ ہمارے ہاں مساجد، خانقاہوں، درگاہوں کی طرزِ تعمیر بہت مختلف ہے۔ یہاں گنبد کی جگہ ایک اہرام نما چھت، اور سنگ مرمر اور پتھر کی جگہ لکڑی کا استعمال عام ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کشمیر کی مسجدوں، خانقاہوں اور درگاہوں کا طرزِ تعمیر خطے کی دوسری مسلم مذہبی مقامات سے اس قدر مختلف کیوں ہے؟ کشمیر میں اسلام چودھویں صدی عیسوی میں آیا۔ اس سے پہلے وہاں ہندو مذہب اور اس سے بھی پہلے بدھ مت کا بول بالا تھا۔ کشمیری مساجد بناوٹ کے لحاظ سے ہندو مندروں جیسی تو نہیں لگتیں اور تعمیر میں استعمال ہونے والا میٹریئل بھی مختلف ہے تو کیا اس کا تعلق بدھ مت سے ہے؟ ویسے تو مجھے تاریخ اور فنِ تعمیر دونوں ہی میں بہت دلچسپی ہے، اور بچپن میں کشمیر کے بدھ مت اور ہندو ماضی کے بارے میں بہت سی کہانیاں سن رکھی ہیں لیکن مسجدوں اور خانقاہوں کی فنِ تعمیر سے متعلق یہ معاملہ تھوڑا ہمارے بس سے باہر کی بات ہے۔ اس لیے اس کی تہہ تک پہنچنے کے لیے ہم نے اس شعبے کے ماہر کی مدد لی۔ حکیم سمیر ہمدانی انڈیا کے زیر انتظام کشمیر میں انڈین نیشنل ٹرسٹ فار آرٹ اینڈ کلچرل ہیریٹیج کے ڈائریکٹر ہیں اور کشمیر کے مذہبی آرکیٹیکچر پر بھی تحقیق کر چکے ہیں۔ اس بارے میں وہ ایک کتاب بھی لکھ چکے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'جہاں تک کشمیر کے مسلم مذہبی مقامات کا تعلق ہے اس میں آپ کو ایک ارتقائی عمل نظر آتا ہے جس میں آپ ہندو مندروں کی عکاسی بھی دیکھ سکتے ہیں اور بودھ مت کی بھی۔' ہمدانی کے مطابق فنِ تعمیر کے لحاظ سے بدھ مت، ہندو مذہب اور اسلام، تینوں مذاہب میں ایک تسلسل نظر آتا ہے۔ 'جہاں تک کشمیر کی مساجد، خانقاہوں اور آستانوں کا تعلق ہے، ان کی شکل و صورت بالکل ویسی ہے جیسی کہ یہاں مندروں کی ہوا کرتی تھی۔ ان میں فرق تعمیر میں استعمال ہونے والے میٹریئل کا ہے۔ کشمیر میں اب بھی قرونِ وسطیٰ کے دور کے مندر موجود ہیں لیکن وہ بنیادی طور پر پتھر کے بنے ہیں۔' اس کے برعکس آج کی تاریخ میں ہمیں جتنے بھی آستانے اور مساجد نظر آتی ہیں وہ لکڑی سے بنی ہیں یعنی میٹریئل کے لحاظ سے فرق ہے لیکن ان کی آئیکونوگرافی، طرزِ تعمیر اور جمالیات میں آپ کو ایک تسلسل نظر آتا ہے۔' وہ مزید کہتے ہیں کہ 'ان میں جو موٹیفس (ڈیزائن) ہیں وہ ایرانی ثقافت سے کافی متاثر ہیں جیسے کہ ختم بندھ، نقاشی وغیرہ لیکن ان عمارتوں کی مجموعی شکل و صورت ہندو مندروں جیسی ہے۔' اس بات سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کشمیر کے قدیم مندروں اور مسلم عبادتگاہوں کے طرز تعمیر میں ایک تسلسل ہے۔ آئیں اب آپ کو کشمیر کی کچھ مساجد اور خانقاہوں کی سیر کرواتے ہیں۔

### مدین سیئبُن (مدین صاحب مسجد)

مدین صاحب مسجد قدیم کشمیری مساجد میں سب سے پرانی ہے جو اب بھی ویسے ہی کھڑی ہے جیسی بنی تھی۔ یہ مسجد 1440 میں سید محمد مدنی نے تعمیر کروائی تھی جو ایک مذہبی شخصیت بھی تھے اور تیمورد سلطنت کے کشمیر کے سلاطین سلطان سکندر اور سلطان زین العابدین کے دربار میں سفیر بھی تھے۔ سمیر ہمدانی کے مطابق 'اس مسجد کی شکل و صورت ہو بہو ویسی ہی ہے جیسی ایک مندر کی ہوتی ہے۔ یہ بالکل چوکور ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس کے داخلی راستے میں دو ستون ہیں اور ان پر جس طرح کا محراب بنا ہوا ہے وہ آپ کو مسلم طرزِ تعمیر میں نہیں دکھتا ہے۔ یہ ایک ٹریفوائل آرچ یا محراب کا ایسا ڈیزائن ہے جو تین حصوں میں بنا ہوتا ہے۔ اگر آپ کشمیر کے کسی بھی پرانے مندر میں جائیں جیسے کہ مارتنڈ یا اونتی پوڑا، آپ دیکھیں گے کہ ہو بہو ایسی ہی محرابیں وہاں بھی ہیں۔ اس کے کونوں پر لگے پلاسٹرز بھی ہو بہو ویسے ہی ہیں جیسے مندروں میں ہوا کرتے تھے۔' وہ کہتے ہیں کہ اس کے اوپر کے چھجے کی طرزِ تعمیر کی مثال ہمیں دسویں صدی میں آلچی نامی مقام پر تعمیر کی گئی ایک بدھ مت عبادت گاہ کی صورت میں ملتی ہے جسے کشمیری کاریگروں نے تعمیر کیا تھا۔ دونوں عمارتوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ آلچی میں آپ کو مختلف طرز کی شکلیں بنی ہوئی ملیں گی جب کہ اس مسجد میں آپ کو وہ مجسمے نہیں دکھتے۔' اس کی چھت روایتی کشمیری چھت ہے، جسے ہم برزِ پش کہتے ہیں۔ چھت کے اوپر ایک اہرام نما حصہ تعمیر کیا گیا ہے جسے 'برنگ' کہا جاتا ہے۔ یہ چیز آپ کو ہر کشمیری مندروں میں ملے گی فرق صرف اتنا ہے کہ مسجد کا سائز بڑا ہے۔' ان کا دعویٰ ہے کہ اس مسجد کا رقبہ خانہ کعبہ کی پیمائش سے ملتا جلتا ہے۔

### خانقاہِ معلی، سرینگر

یہ قدیم کشمیری فنِ تعمیر کی ایک بہترین مثال ہے۔ اس خانقاہ کو چودھویں صدی عیسوی کے اواخر میں میر محمد ہمدانی نے سلطان سکندر شاہ کے عہد کے دوران قائم کیا تھا۔ یہاں پہلے میر سید علی ہمدانی کا صوفہ ہوا کرتا تھا۔ انھیں کشمیر میں شاہِ ہمدان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ہمدانی کہتے ہیں 'آپ اس کی طرز تعمیر دیکھیں تو اس میں بھی وہی پیرامِڈ نما چھت ہے جسے ہم برنگ کہتے ہیں۔ اس کے اوپر ایک چھتری نما فیچر ہے جسے کشمیری میں دستار کہتے ہیں۔ کشمیری مندروں میں بھی یہ چیز ہوتی ہے اور وہاں اسے کلش کہتے ہیں۔' خانقاہ بھی چوکور شکل میں ہے جیسے کے کوئی مندر ہوتا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ لکڑی کی بنی ہے اور یہ کشمیر میں لکڑی کے بنی عمارت کی بہترین مثال ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ اس کا سائز مندر کے مقابلے میں بڑا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مساجد میں مسلمان اجتماعی عبادت کرتے ہیں، باجماعت نماز پڑھتے ہیں، اس لیے بڑی جگہ کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ مندر میں عبادت انفرادی ہوتی ہے اس لیے اس کا سائز چھوٹا ہوتا ہے۔ 'یعنی سائز اور میٹیریئل بدل گیا ہے لیکن جو بنیادی جز ہیں وہ بالکل مندر جیسے ہیں۔'

### عیئل مشید (عالی مسجد)

جامع مسجد کے بعد کشمیر کی روایتی مساجد میں یہ سب سے بڑی مسجد ہے۔ یہ 1470 کے آس پاس سلطان حسن شاہ کے دور میں تعمیر ہوئی تھی۔ ہمدانی کہتے ہیں کہ 'عیئل مشید میں آپ کو دکھاتا ہے کہ کشمیری طرزِ تعمیر میں ایرانی فنِ تعمیر کے اثرات آہستہ آہستہ شامل ہو رہے ہیں۔' ان کے مطابق یہ مسجد دو بار مسمار ہوئی ہے۔ پہلی بار اس کی ازسرنو تعمیر عہد جہانگیر میں ہوئی اور دوسری بار اٹھارہویں صدی میں افغان دور میں سردار گل احمد کے عہد میں ہوئی۔ ہمدانی کہتے ہیں کہ عالی مسجد کے بارے میں ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ ایک عیدگاہ میں واقع ہے۔ عموماً عیدگاہوں میں مساجد نہیں ہوا کرتیں۔ وہاں محض نماز گاہیں یا قبلہ گاہیں یا محراب بنائے جاتے ہیں۔ وہ اس کی وجہ کشمیر کے سخت موسم کو ٹھہراتے ہیں۔ کئی بار عید مسلسل سردیوں میں پڑنے کی وجہ سے عیدگاہ میں مسجد تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ ان کے مطابق یہ پہلی ایسی کمشیری مسجد ہے جس کے کتبے پر آرکیٹیکٹ کا نام لکھا ہوا ہے اور یہ وہی آرکیٹیکٹ ہیں جنھوں نے کشمیر کے شنکر آچاریا مندر کی تعمیر و بحالی میں بھی مدد کی تھی۔ بیسویں صدی کے اوائل میں اس کی پھر مرمت ہوئی تھی۔ مرمت کے دوران اس کے برزِ پش یا روایتی لکڑی سے بنی چھت جس پر پھول اگتے تھے اس سے بدل دیا گیا۔ اس مسجد کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ یہاں جن رہتے ہیں۔ ہمدانی کہتے ہیں 'میں نے بھی اس مسجد کی مرمت پر کام کیا ہے، لیکن میرا سامنا کبھی کسی جن سے نہیں ہوا۔'

### جامعہ مشید (جامع مسجد)

جامعہ مشید کو کشمیر کی تاریخی عمارات میں سے سب سے بڑی اور خوبصورت تصور کیا جاتا ہے۔ یہ مسجد 1402 میں سلطان سکندر کے عہد میں تعمیر ہوئی تھی۔ اس کی تعمیر میں بھی شاہِ ہمدان کے فرزند میر محمد علی ہمدانی کا ہاتھ تھا۔ اس مسجد کی طرزِ تعمیر کے بارے میں بات کرتے ہوئے ہمدانی کہتے ہیں کہ 'جہاں تک مسجد کے نقشے کا تعلق ہے تو یہ بالکل کسی ایرانی مسجد جیسا ہے جس میں چاروں سمتوں میں چار ایوان بنے ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک ایوان محراب بن جاتا ہے۔' یہاں فرق یہ ہے کہ اس مسجد میں پتھر کی جگہ لکڑی کے ستون اور چھت ہے۔ ان کے مطابق اس طرح کے نقشے کی سب سے پہلی مثال عہدِ سلجوک میں اصفہان شہر میں بنائی گئی تھی۔ اس کے بعد اس طرح کی مساجد ہر اس جگہ بنیں جہاں جہاں ایرانی ثقافت کا اثر پہنچا۔ 'کشمیر کی تاریخ میں بڑے فخریہ انداز میں لکھا جاتا ہے کہ اس طرز اور سائز کی مسجد دنیا میں اور کہیں موجود نہیں۔ نہ ہندوستان میں، نہ خوراسان میں اور نہ ایران میں۔ ہاں شاید مصر یا شام میں اس طرح کی کوئی مسجد ہو تو ہو۔' اس مسجد کا بنیادی مزاج ایرانی ہے لیکن اس کی طرزِ تعمیر خالص کشمیری ہے جہاں میناروں اور گنبد کی جگہ برنگ بنے ہوئے ہیں۔ ہمدانی کہتے ہیں کہ یہ مسجد بھی کئی بار مسمار ہوئی ہے۔ آخری بار اس کی مرمت مغل شہنشاہ اورنگزیب کے دور میں ہوئی جب مسجد کو مسمار کر دیا گیا تھا۔' کہتے ہیں کہ جب اورنگزیب کو پتہ چلا تو انھوں نے کہا کہ مسجد تو میں دوبارہ بنوا لوں گا، لیکن اس کے صحن میں چار چنار تھے، ان کا کیا ہوا، وہ بچے کہ نہیں بچے؟' کشمیر کی ان خوبصورت مسجدوں اور درگاہوں کی مخصوص طرزِ تعمیر کے پیچھے اس خطے کی تاریخ کارفرما ہے جو انھیں وسطی ایشیا ہی نہیں بلکہ اس علاقے کی اپنی روایات اور قدیم آرکیٹیکچر سے بھی جوڑتی ہے۔ لیکن ایسا بھی نہیں کہ کشمیر میں گنبد اور مینار والی مسجدیں ہیں ہی نہیں۔ پچھلے کچھ عرصے میں اس طرح کی کئی مساجد ضرور تعمیر ہوئی ہیں تاہم آج بھی تعمیر ہونے والی زیادہ تر مساجد اسی روایت کا تسلسل ہیں جو آج سے ایک ہزار سال سے بھی زیادہ پہلے شروع ہوئی تھی۔

# جلگاؤں جامود اسمبلی سیٹ سے مسلم امیدوار کو ٹکٹ دینے کے لیے مسلم دانشوران کی کانگریس اعلیٰ کمان سے پرزور اپیل

جلگاؤں: 11 اگست (عقیل خان بیاولی) جلگاؤں جامود، عنقریب ہونے والے مہاراشٹرا اسمبلی انتخابات میں بلڈانہ ضلع سے کسی ایک اسمبلی سیٹ سے مسلم سماج کو نمایندگی دینی چاہیے اسی نقطہ نظر سے مسلم رہنماؤں وعلمائے اکرام کی متفقہ رائے سے بلڈانہ ضلع کے جلگاؤں جامود اسمبلی سیٹ پر مسلم امیدوار کو انتخابات میں اتارنے کا فیصلہ کیا گیا اسی لحاظ سے جلگاؤں جامود کے مسلم رہنما و سماجی خدمت گذار و کانگریس کے قومی رہنما مکل واسنک کے ایماندار کارکن جناب الحاج بابو جمعدار کا ضلع کانگریس دفتر میں ٹکٹ کے لیے فارم بھرا گیا، یہ دایوداری اسلئے بھی ضروری ہے کہ مسلم سماج ہمیشہ ہی سے کانگریس کا ووٹر رہا ہے اور ہمیشہ سے کانگریس سے ایمانداری دکھاتا رہا ہے اسی لئے مسلم سماج کو بھی نمایندگی ملنی چاہیے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے مسلسل گذشتہ ۲۰ برسوں سے جلگاؤں جامود اسمبلی سیٹ سے مسلم امیدواری کے لیے مانگ ہوتی آرہی ہے لیکن ابھی تک اس میں کامیابی نہیں ملی، حال ہی میں ہوے لوک سبھا انتخابات میں جو کامیابی انڈیا الائنس کو مہاراشٹر و پورے ملک میں ملی اس میں مسلم سماج کا بڑا کردار رہا ہے کہ پوری قوم نے ووٹ بٹنے نہیں دیا اور انڈیا الائنس کو لوک سبھا میں متبادل گروپ کا لیڈر ملنے کے لائق کامیابی بخشی، اسی لحاظ سے مسلم دانشوران وعلماء اکرام کی متفقہ رائے سے جلگاؤں جامود اسمبلی سیٹ پر بابو جمعدار کو امیدوار بنایا جائے ایسی مانگ مہاراشٹر کانگریس صدر نانا پٹولے، اقلیتی شعبہ کے ریاستی صدر ڈاکٹر وجاہت مرزا، حسین دلوائی، ایم ایم شیخ، عارف نسیم خان، انیس احمد، اظہر حسین ودیگر رہنماؤں سے کی گئی ہے جس کی خانہ پری کرنے کے لیے ۹ اگست کو بلڈانہ ضلع کانگریس صدر کے پاس الحاج بابو جمعدار کی عرضی ضلع کانگریس صدر راہل بوندرے کو سونپا گیا اور آنے والی ۱۳ اگست کو آل انڈیا کانگریس کے جنرل سیکریٹری مکل واسنک وانچارج رمیش چینی تھلا بلڈانہ ضلع کے دورے پر آنے والے ہیں تو اس وقت بھی مسلم وفد ان دونوں حضرات سے اپنی مانگ کرنے والے ہیں جس وقت عرضی راہل بوندرے کو سونپی گئی اس وقت ضلع بھر سے مسلم رہنما وعلمائے اکرام مولوی محمود صاحب، مولوی خلیل صاحب، مولوی اکبر صاحب، مفتی شعیب صاحب، مولوی بیسملله صاحب، قاری فاروق صاحب، مولوی شمشاد صاحب، مولوی فرید صاحب، حافظ سمیع صاحب، ضلع کانگریس صدر راہل بوندرے، الحاج رشید خان جمعدار ریاستی نائب صدر کانگریس اقلیتی شعبہ، الحاج مزمل علی خان ریاستی جنرل سیکرٹری کانگریس اقلیتی شعبہ، ڈاکٹر اسرار ریاستی سیکرٹری کانگریس اقلیتی شعبہ، معین قاضی ریاستی نائب صدر کانگریس اقلیتی شعبہ، یوسف خان ریاستی سیکرٹری کانگریس اقلیتی شعبہ، ابراہیم خان ریاستی سیکرٹری کانگریس اقلیتی شعبہ، عطا جمعدار ریاستی سیکرٹری کانگریس اقلیتی شعبہ، آمبیکر سر، تیجیندر سنگھ چوہان، شیلیش کھیڈکر، دیپک ریںڈے، کیلاش بوڑکھے، اج سنگھ راجپوت، ایڈوکیٹ جاوید قریشی ضلع صدر کانگریس اقلیتی شعبہ، عرفان پٹھان ضلع کانگریس، بوڈھن جمعدار شیگاؤں، غضنفر بھائی نگر سیوک، یوسف میمبر، سلمان خان، شیخ صادق ملکاپور، شیخ غفران نگر سیوک موتلا، فیروز بھائی ملکاپور، عیشر تللہ خان اقلیتی شعبہ، سالک احمد، فیروز خان شیگاؤں، فیروز خان ملکاپور، شیخ رازق رفیق ٹھیکیدار، نعیم سیٹھ، بوڈھو جمعدار، ناصر، چاند قریشی، عابد شاہ، شیخ رحیم، جاوید خان، محسن خان، امین خان جمعدار، زبیر پٹیل، اظہر دیشمکھ، مجیب بھائی، افروز بھائی، جنید ہیرا، عبدالرازق، منصور شیخ، اختر مورے، صابر تڑوی، شریف ٹھیکیدار، محمد عارف، شیخ حبیب، شیخ نعیم، شیخ سلیم، رفیق شاہ، عرفان داین قاضی، عامر شاہ، راجہ جمعدار، سید شفیق، شیخ آصف، جلیل سر ودیگر حضرات موجود تھے۔

# ہم وقف ایکٹ میں کسی تبدیلی کو قبول نہیں کرتے

## جلگاؤں سماجی اور سرکاری نمائندوں کا مطالبہ

1) بابا دیشمکھ، فاروق شیخ، فیروز شیخ، سلیم ایماندار، انور خان، سید واصف علی وغیرہ کے ساتھ ریذیڈنٹ اپیڈا آفیسر گجیندر پاٹولے کو درخواست دیتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

جلگاؤں: 11 اگست (شیخ زیان احمد): شہر کے سرکاری اور سماجی شعبے میں کام کرنے والے عہدیداروں نے ضلع مجسٹریٹ کے توسط سے صدر جمہوریہ، وزیر اعظم، لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے چیئرمین، اپوزیشن لیڈر کو محضر روانہ کیا اور مطالبہ کیا کہ بورڈ میں کوئی تبدیلی نہیں ہونی چاہئے۔ وقف ایکٹ 2013، جو وقف املاک کی حیثیت اور نوعیت کو متاثر کرے گا یا حکومت یا کسی فرد کے لیے ان پر قبضہ کرنا آسان ہوجائے گا، یہ کسی طور قابل قبول نہیں ہوگا۔ اسی طرح وقف بورڈ کے حقوق کو کم یا محدود کرنا بالکل برداشت نہیں کیا جائے گا۔ جلگاؤں شہر کے مکینوں نے ریذیڈنٹ سب ڈسٹرکٹ آفیسر گجیندر پاٹولے سے ملاقات کی اور واضح کیا کہ حکومت ہند وقف ایکٹ 2013 میں تقریباً 40 ترامیم کے ذریعے وقف املاک کی حیثیت اور نوعیت کو تبدیل کرنا چاہتی ہے تاکہ ان پر قبضہ آسان ہو جائے۔ مسلم کمیونٹی یہ واضح کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ وقف املاک مسلم بزرگوں کے تحفے ہیں اور مذہبی اور خیراتی مقاصد کے لیے وقف ہیں۔ حکومت نے انہیں کنٹرول کرنے کے لیے وقف ایکٹ بنایا ہے۔ عرضی میں مزید لکھا گیا ہے کہ وقف ایکٹ اور وقف املاک کو ہندوستانی آئین اور شریعت اپلیکیشن ایکٹ 1937 کے ذریعے بھی تحفظ حاصل ہے۔ اس لیے حکومت ہند اس قانون میں کوئی ترمیم نہیں کرسکتی جس سے ان جائیدادوں کی نوعیت اور حیثیت بدل جائے۔ منیار برادری کے صدر فاروق شیخ نے پریس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب تک حکومت نے مسلمانوں سے متعلق جتنے بھی فیصلے اور اقدامات کئے ہیں ان میں ان سے صرف کچھ لیا گیا ہے اور کچھ نہیں دیا گیا، چاہے وہ مولانا آزاد فاؤنڈیشن کا چندہ ہی کیوں نہ ہو، یا اقلیتی اسکالرشپ کی منسوخی، یا تین طلاق سے متعلق قانون۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں رہے گا۔ وقف املاک پر حملے کے بعد خدشہ ہے کہ آگے سکھوں اور عیسائیوں کی وقف املاک اور پھر ہندوؤں کی خانقاہوں اور دیگر مذہبی جائیدادوں پر حملہ ہو سکتا ہے۔ فاروق شیخ، بابا دیشمکھ، فیروز شیخ، سلیم انعامدار شیخ نے واضح کیا کہ مسلمان وقف ایکٹ میں کسی بھی ترمیم کو کبھی قبول نہیں کریں گے جس سے اس کی حیثیت بدل جائے۔ اسی طرح وقف بورڈ کی قانونی اور عدالتی حیثیت اور حقوق میں مداخلت کو بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔ این ڈی اے کے اتحادیوں اور مسلم کمیونٹی کی دیگر اپوزیشن سیاسی جماعتوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ ایسی کسی بھی تجویز اور ترمیم کو مکمل طور پر مسترد کردیں اور اسے ہر قیمت پر پارلیمنٹ میں منظور نہ ہونے دیں۔ جلگاؤں کے باشندے ہندوستان کے مسلمانوں اور ان کی مذہبی اور قومی تنظیموں سے مرکزی حکومت کے اس اقدام کے خلاف متحد ہو کر آگے بڑھنے کی اپیل کرتے ہیں۔ وفد میں مہاراشٹر کانگریس I کے بابا دیشمکھ، منیار برادری کے صدر فاروق شیخ، کل جماعتی تنظیم کے صدر سید چاند، اے یوشکلگر فاؤنڈیشن کے صدر انور خان، کانگریس پارٹی کے سلیم انعامدار، پرہار سنگھٹنا کے یوسف شیخ، نیشنلسٹ کانگریس حلقہ کے سربراہ فیروز شیخ، عابد شاہ احمد شاہ، ایم آئی ایم تعلقہ صدر نصیر آباد سید واصف علی، محمد رئیس اور شیخ فرقان موجود تھے۔

### ضلع پریشد کے سیکنڈری اساتذہ کے پرشاشکیا تبادلے کے لیے

# پرہار سنگھٹنا کے بانی بچوکڑو (ایم ایل اے) اور پرہار شکشک سنگھٹنا کو میمورینڈم

### پرہار شکشک سنگھٹنا کے ریاستی صدر مہیش ٹھاکرے سے اکولہ ضلع کے اساتذہ نے تفصیلی گفتگو کی

اکولہ: 11 اگست (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) گذشتہ تقریباً دس سالوں سے ضلع پریشد سیکنڈری اساتذہ کے پرشاسکیا تبادلے (انتظامی تبادلے) مہاراشٹرا کے کچھ ضلعوں میں نہیں ہوئے ہیں۔ حکومت مہاراشٹرا کے گرام وکاس ڈیپارٹمنٹ کا 15 مئی 2014 کے جی آر کے مُطابق تبادلے کے لیے ضلع پریشد استعمال کرتی ہے اس جی آر کے مطابق آدیواسی اور نکسل گرست تعلقے جس ضلع میں ہوگے وہاں پر ہر سال ضلع پریشد کے سیکنڈری اسکول کے اساتذہ کے تبادلے جاری وساری ہے جن میں تقریباً 17 اضلاع کا شمار ہوتا ہے اسی طرح مغربی مہاراشٹرا کے اضلاع میں ضلع پریشد سیکنڈری اسکولیں نہیں ہے مثلاً رائے گڑھ، احمد نگر، ممبئی وغیرہ۔ اب چونکہ باقی ماندہ اضلاع میں آدیواسی اور نکسل گرست تعلقے پائے نہیں جاتے اسی بنیاد پر ان اضلاع میں ضلع پریشد کی جانب سے پرشسکیا تبادلے نہیں ہوتے۔ ایسے اضلاع کی تعداد 10 یا 12 ہوتی ہے اسی بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اکولہ ضلع کے کچھ اساتذہ نے پرہار شکشک سنگھٹنا کے ریاستی صدر مہیش ٹھاکرے سے تفصیلی گفتگو کی اور جو اضلاع میں تبادلے نہیں ہوئے ہیں ان اضلاع کے ضلع پریشد سیکنڈری اسکولوں میں ہونے والے نقصانات سے آگاہ بھی کیا مثلاً اکولہ ضلع پریشد کی ہی بات کی جائے تو اکولہ ضلع میں آدیواسی اور نکسل گرست تعلقے نہیں ہونے کی وجہ سے گذشتہ دس گیارہ سالوں سے ضلع پریشد سیکنڈری اسکول کے سیکنڈری اساتذہ کے پرشاشکیا تبادلے نہیں ہوئے کچھ اساتذہ دیہاتوں میں کام کررہے ہیں تو انہیں شہر کی اسکول میں آنے کا موقع میسر نہیں ہو رہا ہے اساتذہ تبادلے کے مواقع نہ ہونے کی وجہ سے تبادلے سے محروم ہیں اور ان کے تبادلے کا عمل تعطل کا شکار ہے۔ پرہار سنگھٹنا کے بانی بچوکڑو (ایم ایل اے) کو بھی یہی میمورینڈم دیا گیا۔ پرہار شکشک سنگھٹنا کے ریاستی صدر مہیش ٹھاکرے سے یہ بھی بات کی یہ مسئلہ باقی ماندہ اضلاع کا بھی ہے اسی لیے اسے ریاستی سطح پر حل کرنا ضروری ہے۔ اس موقع پر پرہار شکشک سنگھٹنا کے امول آگے ڈویژنل سکریٹری، امراوتی ضلع سے راجندر راوت، پرمود کرنکر، گوپال بھور کھڑے موجود تھے۔ میمورینڈم پر اکولہ ضلع سے ڈاکٹر محمد ذاکر نعمانی، منتظر شاہ، وشنو مشاڑ، توصیف احمد خان، ظفر احمد، نبیلہ فرحین عتیق الرحمن، ویرگھٹ سر، پاٹل سر، ساجد احمد و دیگر سیکنڈری اساتذہ کے دستخط ہیں۔

# جمعیۃ علماء (ارشد مدنی) کے وفد کا وشال گڑھ دورہ

## متاثرہ 102 خاندانوں میں راشن کٹس کی تقسیم

ممبئی 11/ اگست: جمعیۃ علماء شہر کولہاپور کے ذمہ داران پہلے ہی سے وشال گڑھ کے فساد متاثرین کی خبر گیری میں لگے ہوئے ہیں، انہوں نے آج وہاں کا دورہ کیا اور حالات کا جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ وہاں کے حالات ابھی بھی ناسازگار اور نازک ہیں، حکومت کی جانب سے ابھی بھی وشال گڑھ جانے پر پابندی عائد ہے۔ وہاں کے لوگوں کو روزمرہ کی ضروری خوردنی اشیاء، دوا اور گیس کی فی الحال سخت ضرورت ہے روزگار کا سلسلہ یکسر موقوف ہے۔ آج جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کی جانب سے کولہاپور جمعیۃ کی نگرانی میں وشال گڑھ کے ضرورت مند 102/ گھرانوں میں بلا تفریق مذہبُ آٹا، چاول، تیل، مسور دال، ارہر دال، مونگ بیسن، نمک، شکر، روا، پوہا، مونگ پھلی، چائے کی پتی، چٹنی، سرسوں، ناریل تیل، مصالحہ جات صابن، نرما پاوڈر وغیرہ پر مشتمل اناج کٹس تقسیم کیے گئے، اس کار خیر کی بنا پر وہاں رہنے والے مردوں اور عورتوں کا ایک مہینے کے لیے راحت کا انتظام ہوا۔ جس پر وشال گڑھ کے ہندو مسلم بھائی بہنوں نے جمعیۃ علماء کا دل سے شکریہ ادا کیا۔ شرکاء وفد نے انکو یقین دلایا کہ ان کی زبوں حالی اور روزمرہ کی ضرورتوں کے بارے میں پرشاسن سے مل کر بات بھی کریں گے۔ واضح رہے کہ وشال گڑھ واقعہ ایک منظم پلاننگ کے تحت انجام دیا گیا ہے۔ مسلح دنگائیوں نے چن چن کر مسلمانوں کے گھروں پر حملہ کیا اور گھروں، گاڑیوں (بائیک، کار) میں توڑ پھوڑ اور موجود زیورات ونقدی لوٹ لے گئے تھے۔ اس واقعہ کی خبر ملتے ہی جمعیۃ علماء مہاراشٹر حرکت میں آئی اور اپنے مقامی نمائندوں سے رابطہ کرکے حالات پر نظر رکھنے کی تاکید کی، اور ناظم اعلیٰ مولانا حلیم اللہ قاسمی مسلسل وہاں کی اطلاعات لے رہے ہیں۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے چیف منسٹر، ہوم منسٹر اور آئی جی پولس کو مکتوب روانہ کرکے اصل مجرمین کی گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے تاکہ امن وامان بحال ہو سکے۔ اس وفد میں جمعیۃ علماء شہر کولہاپور کے صدر مولانا اظہر سید، نائب صدر حافظ سمیر استاد، سابق سکریٹری گلاب بھائی مجاور، خازن آصف بھائی شیخ، مولانا علی انور، حافظ حیدر حذیفہ۔ مشتاق بھائی ملباری موجود رہے۔

# یوم آزادی کے موقعہ پر بی-وائی-ایف-کی جانب سے کامیاب مضمون نویسی مقابلہ

جلگاؤں: 11 اگست (عقیل خان بیاولی) برائٹ یوتھ فاؤنڈیشن جلگاؤں کی جانب سے جشن یوم آزادی کے موقعہ پر مضمون نویسی مقابلہ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ مقابلہ ملت پرائمری اسکول، مہرون جلگاؤں میں لیا گیا۔ مقابلہ کے تین گروپ تھے۔ جونیر گروپ میں شہر جلگاؤں کی سبھی اردو میڈیم اسکولوں سے کلاس پانچویں تا ساتویں کے طلبہ وطالبات نے حصہ لیا جنھوں نے کتنا پیارا دیش ہمارا اس عنوان پر 90 منٹ میں اپنا مضمون تحریر کیا۔ سینیر گروپ میں شہر جلگاؤں کی سبھی اردو میڈیم اسکولوں سے کلاس آٹھویں تا دسویں کے طلبہ وطالبات نے حصہ لیا جنھوں نے پھر ایک بار بھارت کو سونے کی چڑیا بنانا ہے اس عنوان پر 90 منٹ میں اپنا مضمون تحریر کیا۔ اسی کے ساتھ ساتھ مدرسہ گروپ میں شہر جلگاؤں کے سبھی مدرسوں سے طلبہ وطالبات نے حصہ لیا جنھوں نے جنگ آزادی میں مسلم رہنماؤں کا کردار اس عنوان پر 90 منٹ میں اپنا مضمون تحریر کیا۔ برائٹ یوتھ فاؤنڈیشن کے صدر شیبان فائز نے اپنی گفتگو میں بتایا کہ اردو زبان نے بھارت کی آزادی میں اپنی جگہ ایک اہم رول ادا کیا ہے اسی لیے اردو زبان کے فروغ وارتقاء کے لیے جشن یوم آزادی کے موقعہ پر یہ مضمون نویسی کا مقابلہ رکھا گیا۔ اس مقابلہ کی پوری رہنمائی شہر کے جانے مانے انگریزی کے استاد، سیاستداں اور سوشل ورکر شیخ احمد حسین نے کی اور اپنے قیمتی تجربہ سے فاؤنڈیشن کا تعاون کیا۔ اس مقابلہ میں بحیثیت بلاک سپروائزر زبیر شیخ، حذیفہ شیخ، ارباز کھاٹک، لادین شاہ، ادنان باغبان، احمد خان موجود تھے۔ اس مقابلہ کے انعامات 15 اگست 2024 کو الپ بچت بھون کلکٹر آفس کیمپس جلگاؤں میں ضلع کلکٹر آیوش پرساد سر کے دست مبارک سے دیے جائے گے۔

# بھارت انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں گریجویشنس ڈے کا انعقاد

حیدرآباد: 11 اگست (پریس نوٹ) بھارت انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی (BIET) واقع منگل پلی کیمپس کی گریجویشن ڈے تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ چیئرمین چوہدری وینو گوپال ریڈی کی نگرانی میں یہ تقریب منعقد کی گئی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ تقریب گریجویٹس کی محنت اور کامیابیوں کا ایک شاندار اعتراف ہے۔ اس موقع پر کالج کے اساتذہ، طلبہ اور ان کے افراد خاندان نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز ایم-بلاک سے این بی-بلاک آڈیٹوریم تک ایک عظیم الشان جلوس کے ساتھ ہوا۔ BIET کے ڈائرکٹر پروفیسر کمارسوامی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا، جس میں انہوں نے طلبہ کی کامیابیوں پر فخر کا اظہار کیا اور ان کی مستقبل کی کوششوں کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے ڈاکٹر وشوانا تھم (بھارت الیکٹرانکس لمیٹیڈ) نے اپنی تقریر میں گریجویٹس کو چیلنجز کو قبول کرنے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ثابت قدم رہنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے اپنے کیریئر میں اخلاقیات اور مسلسل سیکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ BIET کے چیئرمین نے اپنے خطاب میں کہا کہ انسٹی ٹیوٹ تکنیکی تعلیم میں بہترین ماحول کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہے۔ تعلیمی میدان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کیے گئے اور اس کے بعد طلبہ کو گریجویشن سرٹیفکیٹس دیے گئے۔

## صدام حسین مرکزی سیرت کمیٹی کے صدر منتخب

جونپور: 11 اگست: ریاست اتر پردیش کے ضلع جونپور کا بارہ ربیع الاوّل کی مناسبت سے ہونے والا تاریخی عید میلاد النبی وجلوس مدح صحابہ کی قیادت کے لیے صدر وسکریٹری کے انتخاب کرنے کے لیے ہر سال کی طرح امسال بھی شہر کی تاریخی شاہ اٹالہ مسجد کے صحن میں ایک نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں شہر کے معززین وفن سپاہ گری کے اکھاڑے، نعت خواں انجمنیں، سجاوٹ کمیٹیوں کے عہدے داران نے شرکت کیا نشست کی صدارت مرکزی سیرت کمیٹی کے سابق صدر عبد الاحد منّنے نے کی اور آغاز شیر والی مسجد کے پیش امام قاری ضیاء جونپوری نے تلاوت قرآن سے کیا۔ مرکزی سیرت کمیٹی کے موجودہ صدر شوکت علی مناراجا نے پچھلے سال کی کارگزاری کو پیش کیا اس کے بعد نئے صدر وسکریٹری کے انتخاب کے لیے کاروائی شروع کی گئی جہاں ایڈووکیٹ صدام حسین کو صدر اور اکرم منصوری کو جنرل سکریٹری کے عہدے کے لئے بلا مقابلہ منتخب کرلیا گیا اس کے موجودہ لوگوں نے صدر وسکریٹری کی گلپوشی کرکے انہیں مبارکباد پیش کی۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے نو منتخب صدر صدام حسین نے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح عوام نے مجھ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے اور مجھے اتنی بڑی ذمہ داری سونپی ہے میں اس تاریخی جلسہ وجلوس کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کروں گا۔ انہوں نے عوام الناس سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس جلسہ وجلوس کو عید میلاد النبی کہا جائے نا کہ بارہ وفات اس سے پرہیز کرنے کی ضرورت ہے، جلسہ کی نظامت ایڈووکیٹ نیاز طاہر شیخو نے کی آخر میں مولانا محمد اجود قاسمی نے جلسہ وجلوس کی کامیابی کے لیے دعا کی۔ اس موقع پر سابق صدر مرکزی سیرت کمیٹی اسلم شیر خان، انوار الحق گڈو، حفیظ شاہ، ارشد قریشی، ڈاکٹر حسین ببلو، ڈاکٹر نعمان خان، ابوذر شیخ، لال محمد رائینی، کمال الدین انصاری، محمد فاروق، نورالدین منصوری، فیروز احمد پپو، استاد مختار احمد، ڈاکٹر عرشی خان، شاہنواز خان، اشتیاق احمد، اکرام سوداگر، معراج احمد، شوبی تاج قادری، انصار ادریسی، شکیل منصوری، عزیز فریدی سمیت کثیر تعداد میں لوگ موجود تھے۔

## جو شریعت اور پاکستانی آئین کو تسلیم نہیں کرتے ہم انہیں پاکستانی نہیں سمجھتے: آرمی چیف

اسلام آباد، ۹/ اگست: پاکستان فوج کے سربراہ جنرل عاصم منیر نے کہا ہے کہ جو شریعت اور آئین کو نہیں مانتے، ہم انہیں پاکستانی نہیں مانتے۔ علما اعتدال پسندی کو معاشرے میں واپس لائیں اور فساد فی الارض کی نفی کریں۔ اسلام آباد میں نیشنل علما کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے کہا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا جرم ''فساد فی الارض'' ہے۔ پاکستان فوج اللہ کے حکم کے مطابق فساد فی الارض کے خاتمے کے لیے جدوجہد کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے 40 سال سے زیادہ عرصے تک لاکھوں افغانوں کی مہمان نوازی کی ہے۔ ہم انہیں سمجھا رہے ہیں کہ فتنہ خوارج کی خاطر اپنے ہمسایہ، برادر اسلامی ملک اور دیرینہ دوست سے مخالفت نہ کریں۔ دہشت گردی کی جنگ میں ہمارے پختون بھائیوں اور خیبر پختونخوا کے عوام نے بہت قربانیاں دی ہیں اور ہم ان کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ جنرل عاصم منیر نے کہا کہ خوارج ایک بہت بڑا فتنہ ہیں۔ ہم لوگوں کو کہتے ہیں کہ اگر احتجاج کرنا ہے تو ضرور کریں لیکن پرامن رہیں۔ اپنے خطاب میں شدت پسندی پر بات کرتے ہوئے عاصم منیر نے کہا کہ اللہ کا فرمان ہے کہ دین میں جبر نہیں ہے۔ جرائم اور اسمگلرز مافیا دہشت گردی کی پشت پناہی کررہے ہیں۔ ان کے بقول سوشل میڈیا کے ذریعے انتشار پھیلایا جاتا ہے۔

## ایران میں ایک ہی دن میں 29 پھانسیاں دے دی گئیں: حقوق انسانی

لندن، ۹/ اگست: ایران نے بدھ کے روز ایک ہی دن میں کم از کم 29 مجرموں کو پھانسی دے دی جن میں وہ 26 افراد بھی شامل جنہیں ایک جیل میں اجتماعی پھانسی دی گئی۔ یہ بات انسانی حقوق کے ایک گروپ نے بتائی۔ ایران نے یہ پھانسیاں 2022 کے مظاہروں کے سلسلے میں ایک شخص کو دی گئی پھانسی پر بین الاقوامی مذمت کا سامنا کرنے کے ایک روز بعد دی۔ ناروے میں مقیم ایران ہیومین رائٹس گروپ نے کہا کہ 26 مردوں کو تہران سے باہر کاراج کی غیض الحصار جیل میں موت کی سزا دی گئی۔ جن افراد کو پھانسی دی گئی ان میں دو افغان شہری شامل تھے جنہیں قتل، منشیات اور ریپ سے منسلک الزامات کا مجرم ٹھہرایا گیا تھا۔

# حقیقی آزادی مفادات ونفسانی خواہشات کی اسیری سے نجات میں مضمر

از:۔ پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ M.A., M.Com., Ph.D (Osm) ،

دین اسلام میں آزادی ہر انسان کا بنیادی حق ہے جس سے کسی لحہ دستبرداری اختیار نہیں کی جاسکتی چونکہ آزادی مضبوط، پائیدار اور صحت مند سماج کی تشکیل کے لیے از حد ضروری ہے۔ قرآن مجید کے مطابق انسان کی حیثیت پابند محض کی نہیں بلکہ اسے ارادہ واختیار کی آزادی دی گئی تاکہ راہِ ہدایت کے انتخاب پر اسے مستحق اجر وثواب اور راہ ضلالت اختیار کرنے پر موجب سزا قرار دیا جاسکے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہر بندے کو ذمہداری نبھانے اور اپنے حقوق کو حاصل کرنے کی قدرت عطا فرمائی جسے حریت یعنی آزادی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس میں کسی طرح کی دخل اندازی اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کے خلاف اقدام تصور کیا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ دین اسلام میں انسان کی ہر لحاظ سے آزادی کو بڑی اہمیت دی گئی ہے جس کا بھرپور اظہار دین اسلام کے عقیدہ توحید اور ارکان اسلام یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سے ہوتا ہے جس پر دین اسلام کی عمارت کھڑی ہوئی ہے اگر اس میں کسی قسم کا رخنہ پیدا ہوگا تو اسلام کی عمارت کمزور ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عقیدہ توحید اپنانے میں مکمل آزادی مرحمت فرمائی ہے جس کے بغیر معروفات و منکرات شرعیہ کا پاس ولحاظ اور عظیم ومعیاری اعمال صالحہ بھی اکارت وبے معنی ہوجاتے ہیں۔ لفظ کن سے وسیع کائنات کو وجود بخشنے والی ذات کے لیے کچھ مشکل نہ تھا کہ فرشتوں کی طرح ہر انسان کو معصوم عن الخطا، صاحب ایمان بنادے تاکہ روئے زمین پر کوئی منکر حق باقی ہی نہ رہے۔ شبانہ روز کوششوں کے باوجود کفار ومشرکین کی دین اسلام سے وابستہ نہ ہونے کی المناک صورتحال تاجدار مدینہؐ کے قلب شفیق پر انتہائی گراں گزرتی اور آپؐ بہت زیادہ مغموم ہوجاتے ایسے عالم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو تسلی دینے کے لیے ارشاد فرمایا کہ اگر چاہتا آپ کا رب تو ایمان لے آتے جتنے لوگ زمین میں ہیں۔ اس فرمانِ کردگار سے یہ صراحت ہوجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت وحکمت اور تکوینی مصلحتیں اس بات کی متقاضی تھیں کہ انسان کو رشد وہدایت اور گمراہی وضلالت سے آگاہ کردیا جائے، اسباب خیر وشر کی نشاندہی کردی جائے، صلاحیتوں سے بہرہ ور کرکے غور وفکر کرنے کی دعوت دینے کے بعد عمل کرنے یا نہ کرنے کی مکمل آزادی عطا کی جائے تاکہ وہ اکراہ وجبر کے باعث گھٹن محسوس نہ کرے اور وسیع کائنات کی مخلوقات سے مرعوب ہوکر ان کی پرستش میں عافیت نہ سمجھے بلکہ ظواہر طبعی وصحیفۂ کائنات اور اس کے عدیم النظیر نظام کے مطالعہ سے حاصل ہونے والی معرفت کے سبب انسان کو ایمان کی لذت ومٹھاس نصیب ہو پھر وہ اس آزادی کا صحیح استعمال کرکے شرف ایمان سے مشرف ہونے، دنیا وعقبیٰ کو سنوارنے کے لیے از خود نیکیوں کی طرف مائل اور حسن وشباب، مال ودولت، عہدہ ومنصب کی ساری اشتعال انگیزیوں پر قابو پاکر برائیوں سے متنفر ہوجائے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے الطاف وعنایات کا آزادانہ استعمال اپنے ذاتی مفادات یا نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے کرتے ہیں ایسے آزاد لوگ غلاموں سے بدتر ہوتے ہیں چونکہ وہ گناہوں کی نحوست سے یا تو ایمان کی دولت سے محروم ہوجاتے ہیں یا پھر گناہوں کے دلدل میں دھنس کر آخرت کو برباد کرلیتے ہیں۔ یہ سنت الٰہی ہے کہ جو لوگ عقل و شعور کا استعمال کرتے ہوئے کائنات میں غور وفکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے قلوب واذہان کو نور ایمانی سے منور فرمادیتا ہے اور جو لوگ ہوائے نفسانی کے اسیر ہوکر زندگی بسر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کفر وشکر اور سرکشی ونافرمانی کی گندگی میں پڑے رہنے دیتا ہے (العیاذ باللہ)۔ اسی طرح ارکان اسلام کی روح کو مدنظر رکھا جائے تو بھی یہ بات اظہر من الشمس وابین من الامس ہوجاتی ہے کہ ہر انسان کو سماجی مساوات، معاشی خوشحالی، جرائم سے پاک اور پرامن فضا میں زندگی گزارنے کا آزادانہ حق حاصل ہے۔ اگر کوئی طاقت ان اہداف ومقاصد کے حصول میں رکاوٹ بنتی ہے یا انسان کی آزادی پر قدغن لگانے کی کوشش کرتی ہے تو دین اسلام اپنے ماننے والوں کو ان کے خلاف جہاد کرنے کا حکم فرماتا ہے تاکہ انسان کی آزادی کو یقینی بنایا جاسکے۔ لفظ آزادی میں ایسی فطری کشش ہے جس کے باعث اسے ہر مذہب اور مکتب فکر نے سراہا اور تائید کی ہے چونکہ ہر لحاظ سے انسان کی آزادی کا شمار انسانی معاشرہ کی اہم ترین قدر میں ہوتا ہے جس کے بغیر انسانیت کا تحفظ، مضبوط ومستحکم اور صالح معاشرے کی تشکیل کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ آزادی کا تعلق صرف جسم سے قطعی نہیں ہے۔ بہت سارے ہمارے اسلاف اور بزرگان دین ایسے گزرے ہیں جو قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے بھی آزادی کی لو کو دھیمی ہونے نہیں دیا اور استقلال و استقامت کے ساتھ اپنے افکار وخیالات کو عملی جامہ پہناتے ہوئے باطل طاقتوں کا مقابلہ کیا اور انسانی معاشرہ میں انقلاب لایا ایسے آزادی کے پروانوں کو دنیا آج بھی سلام کرتی ہے۔ اس کے برعکس بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں جو جسمانی طور پر آزاد ہونے کے باوجود ذاتی مفادات و نفسانی خواہشات کی اسیری کے سبب اعلیٰ اور قابل فخر مناصب وعہدوں پر فائز ہونے کے باوجود ذلت ورسوائی کی زندگی گزارتے ہوئے گوشۂ گمنامی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ انتہائی کروفر کے ساتھ موقتی زندگی کو ترجیح دینے والے ایسے لوگوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کو دنیا نے فراموش نہ کردیا ہو۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ نعمت آزادی سے صحیح طور پر مستفید ہونے کے لیے تعلیمات اسلامی کے مطابق زندگی گزاریں ورنہ بے مہار آزادی کے مطابق زندگی گزارنے سے انسانی معاشرہ فتنہ وفساد، جرائم وبدامنی کی آماجگاہ بن جائے گا۔ شریعت مطہرہ کے دائرہ میں رہتے ہوئے آزادی کا استعمال اسلامی وصالح معاشرے کی تشکیل کا اہم سبب ہے جبکہ آزادی کی نعمت کو ذاتی مفادات اور نفسانی خواہشات کے حصول کے لیے استعمال کرنا انسان کو اعلیٰ علیین سے اسفل سافلین میں پہنچا دیتا ہے۔ دین اسلام ہر طرح کی غلامی بالخصوص ذاتی مفادات اور نفسانی خواہشات کی اسیری کا شدت سے مخالف ہے چونکہ اس سے انسان کا استحصال ہوتا ہے، انسانیت شرمسار ہوتی ہے اور انسانی معاشرے میں بے چینی اور بدامنی پھیل جاتی ہے۔ مثلاً عدل عام وتام اور مقدمات کے صحیح فیصلوں کا مدار صرف گواہی پر ہے۔ عدالتیں جو بھی فیصلہ صادر کرتی ہیں وہ گواہوں کے دیے گیے بیانات کے مطابق ہوتے ہیں اگر گواہ ذاتی مفادات یا نفسانی خواہشات کا اسیر ہو تو پھر عدل وانصاف کا قتل ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے ظالم کے حوصلہ بلند ہوجاتے ہیں، وہ برائیوں کا ارتکاب کرنے اور حقوق پامال کرنے میں مزید جری ہوجاتا ہے تو دوسری طرف مظلوم حقوق سے محروم ہونے کی وجہ سے اس کے اندر انتقامی جذبات کے ابھرنے کے امکانات بڑی حد تک بڑھ جاتے ہیں یہ دونوں صورتیں انسانی معاشرے میں برائیوں کو تیزی سے پھیلانے کا سبب بن جاتی ہیں۔ قرآن مجید یہ بھی بیان کرتا ہے کہ یہودی رشوت لے کر فیصلہ بدل دیا کرتے تھے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلت ومسکنت کو مسلط کردیا۔ اسی نحوست سے بچانے کے لیے قرآن مجید نے ایمان والوں کو پابند بنایا کہ وہ ذاتی مفادات اور نفسانی خواہشات کا شکار ہوئے بغیر محض اللہ ذوالمجد والعلی کے لیے انصاف پر مبنی گواہی دیں اور تمام معاملات میں انصاف کو قائم رکھیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر عمل سے باخبر ہے اس کے باوجود ہم اداء شہادت حق کا تقاضہ پورا کرنے کے بجائے نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے جھوٹی گواہیاں دیکر حق کے اظہار سے اعراض کررہے ہیں اور انصاف کا گلا گھونٹ کر یہودیوں کی پیروی کررہے ہیں۔ طرفہ تماشہ یہ کہ ہم ہر نماز میں ان ہی یہودیوں کی روش پر نہ چلانے کی اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگ رہے ہیں۔ مخلوق کی خوشنودی کے لیے جھوٹی گواہی دیکر ہم دنیاوی قوانین سے کھلواڑ کرکے بچ تو سکتے ہیں لیکن جھوٹی گواہی دیکر احکم الحاکمین کو ناراض کرکے اس کے عتاب و عذاب سے کیسے بچ سکیں گے؟ دین اسلام میں استحکام فی الشہادۃ کی تاکید اس حد تک کی گئی کہ مسلمانوں کو حکم دیا گیا گواہی دیتے وقت رحمت کے جذبات واحساسات کو بھی خاطر میں نہ لاؤ اور اگر تمہاری گواہی تمہارے ذاتی مفادات، تمہارے والدین، تمہارے قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، ان نازک حالات میں بھی تم پر لازم ہے کہ بڑی سچی کے ساتھ گواہی دیں۔ افسوس صد افسوس دنیا کی کونسی ایسی عدالت ہے جہاں مسلمان ذاتی مفادات کے حصول اور نفسانی خواہشات کی موقتی تسکین کے لیے جھوٹی گواہیاں درج نہ کروار ہے ہوں؟ دنیا وعقبیٰ میں صلاح و فلاح کی ضامن شہادت حق سے انحراف کا نتیجہ ہے کہ حقدار کی حق تلفیاں ہورہی ہیں، مجرموں کے حوصلے بلند ہورہے ہیں، نفرت وعداوت ہر سو عام ہورہی ہے نتیجتاً ہر کوئی خوف کے عالم زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے۔ خوف کے سایہ میں رہنے والا نہ آزاد انسان کہلایا جاسکتا ہے اور نہ ہی وہ مادی کامیابی وروحانی ارتقا پانے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ جب فرعون کے جادوگروں نے اپنے ساحرانہ کمالات کا شدت کے ساتھ اظہار کیا اور لاٹھیوں ورسیوں پر جادو منتر پڑھ کر میدان میں پھینکا تو وہ جادو کے اثر سے غصہ پھنکارنے والے سانپ محسوس ہونے لگے تو حضرت سیدنا موسیؑ نے بمقتضائے جبلت بشری اپنے دل میں کچھ خوف محسوس کیا۔ رب کائنات نے آپؑ کی طرف وحی فرمائی کہ مت ڈرو یقیناً تم ہی تن تنہا ان سب پر غالب رہوگے۔ اس واقعہ سے یہ درس ملتا ہے کہ جب انسان خوف سے آزاد ہوجاتا ہے تو انسان میں نہ صرف باطل سے تن تنہا مقابلہ کرنے کا حوصلہ پیدا ہوجاتا ہے بلکہ باطل کو شکست فاش ہوتی ہے اس کے برعکس اگر انسان خوف وہراس شکار ہوجائے تو اس کی آزادی سلب ہوجاتی ہے، وہ ہر شئی سے مرعوب ہوجاتا ہے اور اس کی پوری حیات غلامی سے عبارت ہوجاتی ہے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی اس ماہ مبارک میں تمام مسلمانوں کو اپنی رحمت، مغفرت سے سرفراز فرمائے اور دوزخ سے نجات عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہٰ ویسین۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

# مہاراشٹر اسمبلی انتخابات: مہاویکاس اگھاڑی کی سیٹوں کی تقسیم کیلئے 16/اگست کو میٹنگ

## کراس ووٹینگ کرنے والوں کے نام ٹکٹوں کی تقسیم کے وقت معلوم ہو جائیں گے: نانا پٹولے

ناندیڑ: 11/اگست (ورق تازہ نیوز) "سیٹوں کی تقسیم کا عمل ابھی شروع نہیں ہوا۔ مہاوکاس اگھاڑی کے تمام لیڈران اس وقت دورے پر ہیں۔ 16/اگست کو ممبئی میں مہاویکاس اگھاڑی کی عوامی میٹنگ ہے، اس وقت ہم سیٹوں کی تقسیم کے حوالے سے میٹنگ کی تاریخ طے کریں گے۔ سیٹ الاٹمنٹ۔ میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے پردیش صدر نانا پٹولے نے آج ناندیڑ میں پریس کانفرنس میں کیا۔ راج ٹھاکرے نے الزام لگایا تھا کہ جب مراٹھواڑہ دورے کے دوران انکے ساتھ جو کچھ ہوا اس کے پیچھے ادھو ٹھاکرے' شرد پوار کا ہاتھ تھا۔ اس طرح کا الزام راج ٹھاکرے نے عائد کیا تھا۔ مگر پٹولے نے اس سوال پر کوئی ردعمل نہیں دیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ "ریاست میں کوئی لا اینڈ آرڈر نہیں ہے۔ ریاست میں ''کھوکے'' کی حکومت ہے، ایک بے ایمان حکومت ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ کس طرح ایک پارٹی کے لیڈر (اودھو ٹھاکرے) پر حملہ ہوا ہے اور وہ بھی تھانے میں جہاں ریاست کے وزیر اعلیٰ رہتے ہیں، اگر اس طرح کی کارروائی ہو رہی ہے تو کوئی بھی اس کی حمایت نہیں کر سکتا۔ ناندیڑ کے دیگلور سے کانگریس کے ایم ایل اے جتیش انتاپورکر فی الحال بی جے پی لیڈروں سے رابطے میں ہیں۔ اس بارے میں پوچھے جانے پر نانا پٹولے نے کہا، "جن لوگوں نے راجیہ سبھا' قانون ساز اسمبلی میں کراس ووٹ دیا، ان کے نام ٹکٹوں کی تقسیم میں معلوم ہو جائیں گے کسی کو مجبور نہیں کیا جاتا، اگر وہ کانگریس کی وجہ سے ایم ایل اے بنے ہیں، اگر وہ کانگریس کے خلاف جانا چاہتے ہیں، یہ ان کا سوال ہے۔ اس کے علاوہ، "پرمجیت سنگھ ایک افسر ہے، اسے مفرور قرار دیا گیا تھا۔ اس نے چاندیوالی کمیشن کے سامنے لگائے گئے تمام الزامات کو واپس لے لیا تھا۔ پرمبیر سنگھ چاندیوالی کمیشن کے سامنے بول نہیں سکتا تھا، اب وہ حکمراں جماعت کا طوطا ہے۔ نانا پٹولے نے بھی کہا کہ حکومت اہم مسائل پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔

# ناندیڑ شہر میں رن فار سیفٹی منی میراتھن کا کامیاب انعقاد

## ریونیو پندرہ روزہ پروگرام: آفات کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کیلئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر کی پہل

ناندیڑ: 11/اگست (ورق تازہ نیوز) ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر، ناندیڑ اور مہاراشٹر اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی، ریونیو اور جنگلات کی وزارت، ریلیف اور بحالی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ ممبئی نے ناندیڑ میں رن فار سیفٹی کے اقدام کے تحت ایک منی میراتھن کا انعقاد کیا گیا جو نہایت ہی کامیاب رہا۔ ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر مہیش وڈادکر اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ آفیسر کشور کورے نے شرکاء - نوجوانوں اور خواتین کو آفات میں کیسے زندہ رہنا ہے اس بارے میں رہنمائی کی اور ضلع کلکٹر آفس، ناندیڑ سے میراتھن کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس میراتھن مقابلے میں چھ۔ شیواجی مہاراج مجسمہ، ایس پی آفس، آئی ٹی آئی۔ یہ کارنر وی آئی پی روڈ سے ہوتا ہوا ڈسٹرکٹ سپورٹس کمپلیکس پر اختتام پذیر ہوا۔ مقابلے کا انعقاد نوجوانوں اور نوجوان خواتین میں مختلف آفات سے متعلق آگاہی پیدا کرنے اور انہیں حفاظتی اصولوں پر عمل کرنے کے لیے کرانا تھا۔ مذکورہ میراتھن مقابلے میں ڈسٹرکٹ این ایس ایس، این سی سی، اسکاؤٹ اینڈ گائیڈ، ہوم گارڈ، مختلف اسپورٹس اکیڈمی، ڈیزاسٹر فرینڈز، محکمہ ریونیو کے افسران اور ملازمین نے حصہ لیا۔ سری نکیتن ودیالیہ، N.S.B. کالج، سائنس کالج، پیپلز کالج، یشونت کالج، آئی۔ ٹی۔ ایم۔ کالج، جواہر مہاودیالیہ، وسنت راؤ نائک کالج، ایم پھولے کالج مکھڈ اور نائگاؤں، اردا پور اور ضلع کے دیگر اسکولوں اور کالجوں نے بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اس میراتھن میں لڑکی میں تیجسوینی سنگھارتنا کامبلے پہلے، آریہ بھگوان ڈھڑے دوسرے، رنجنا رمیش یادو تیسرے اور لڑکے میں رتیش صاحب راؤ ٹوکے، پرمیشور سوریا کانت رامپورے دوسرے، لکشمن دتہ راٹھوڑ تیسرے نمبر پر رہے۔ سائنس کالج اور این ایس بی کالج کے طلباء نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ ابھجیت راوت ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اور چیئرمین ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی کی رہنمائی میں، مہیش واڈکر رہائشی سب ڈسٹرکٹ آفیسر اور چیف ایگزیکٹو آفیسر، ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی اکاری کی منصوبہ بندی کے تحت، میراتھن کا انعقاد برکوجی مور، ریونیو اسسٹنٹ نے کیا۔ ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈویژن نے تمام محکموں کے ساتھ مل کر کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر کے دفتر کے افسران، عملہ، کوچز اور گنیش منڈے نے ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر جے کمار ٹیمبھرے کے ساتھ چورنگ کے ذریعے میراتھن مقابلے کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر ملکارجن کرجاگی- ڈائریکٹر این ایس ایس۔ سوامی رامانند تیرتھا مراٹھواڑہ ودیا پیٹھ، ایس ڈی آر ایف پی ایس کے پولیس انسپکٹر اس موقع پر ہوم گارڈ کے سینئر پلاٹون لیڈر رو پداس سونوانے، شیخ بصیر الدین، بلونت اٹکور، شنکپالے وغیرہ کے علاوہ مختلف اسکول مہاودیالیہ، این ایس ایس، این سی سی، اسکاؤٹ گائیڈ، ہوم گارڈ، ایس ڈی اے ایف ڈیزاسٹر فرینڈز، عملہ، پروفیسرز، اساتذہ اور کوچز کے افسران موجود تھے۔

# چیف منسٹر ایکناتھ شنڈے آج ناندیڑ-ہنگولی کے دورے پر

ناندیڑ: 11/اگست (ورق تازہ نیوز): ریاست کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کل پیر (12 اگست) کو ناندیڑ، ہنگولی ضلع کے دورے پر آرہے ہیں۔ وہ ہنگولی میں ہونے والے پروگرام کے لیے آرہے ہیں۔ وہ دوپہر 12:30 بجے ناندیڑ ہوائی اڈے پر پہنچیں گے۔ ان کا دورہ درج ذیل ہے۔ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے ممبئی سے نکل کر دوپہر 2:15 پر ناندیڑ ہوائی اڈے پر پہنچیں گے۔ اس کے بعد وہ دوپہر 3 بجے ناندیڑ سے کار کے ذریعے اگرسین چوک، ہنگولی پہنچیں گے۔ وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے' ایم ایل اے سنتوش بانگر کے زیر اہتمام اگرسین چوک پر کاوڑ یاترا میں اہم شرکت کریں گے۔ اس کے بعد وہ 4:30 بجے کار سے ناندیڑ کے لیے روانہ ہوں گے اور 5.15 منٹ کے بعد ناندیڑ ہوائی اڈے سے ممبئی کے لیے روانہ ہوں گے۔

# ایک ہی دن میں غیر قانونی شراب فروشوں کے خلاف 93 جرائم درج' 2 لاکھ 80 ہزار ضبط

ناندیڑ: 11/اگست (ورق تازہ نیوز) 10 اگست کو ضلع کے 30 تھانوں نے غیر قانونی شراب کی فروخت سے متعلق 93 مقدمات درج کئے۔ 95 ملزمان ہیں اور 2 لاکھ 79 ہزار 895 روپے کی جائیداد ضبط کر لی گئی ہے۔ پولیس کی طرف سے فراہم کردہ معلومات کے مطابق ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس شاہ جی اماپ، پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار کی رہنمائی میں ضلع کے 36 تھانوں نے دیسی شراب کی 1324 بوتلیں، غیر ملکی شراب کی 27 بوتلیں، 285 لیٹر دستی شراب ضبط کی۔ بھٹی سے 2245 لیٹر کیمیکل اور 1962 لیٹر شندی۔ ان تمام سامان کی قیمت 2 لاکھ 79 ہزار 895 روپے ہے۔

# سابق وزیر خارجہ نٹور سنگھ چل بسے

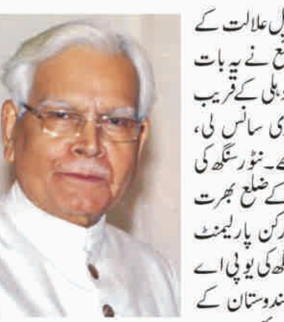

نئی دہلی: سابق وزیر خارجہ کے نٹور سنگھ طویل علالت کے بعد ہفتہ کی رات چل بسے۔ خاندانی ذرائع نے یہ بات بتائی۔ وہ 93 برس کے تھے۔ انہوں نے دہلی کے قریب گروگرام کے میدانتا ہاسپٹل میں آخری سانس لی، جہاں وہ پچھلے دو ہفتوں سے شریک تھے۔ نٹور سنگھ کی پیدائش 1931ء میں راجستھان کے ضلع بھرت پور میں ہوئی تھی۔ کانگریس کے سابق رکن پارلیمنٹ نٹور سنگھ اس وقت کے وزیر اعظم منموہن سنگھ کی یو پی اے I حکومت میں (2004-05ء) ہندوستان کے وزیر خارجہ تھے۔ وہ پاکستان میں سفیر ہند بھی رہے۔ 1966ء تا 1971ء وہ وزیر اعظم اندرا گاندھی کے دفتر سے وابستہ تھے۔ انہیں 1984ء میں پدم بھوشن ایوارڈ دیا گیا تھا۔ انہوں نے کئی کتابیں بھی لکھی تھیں۔

# انگن واڑی اسکولوں میں اردو ٹیچرز کا تقرر کیا جائے

## محسن خان پٹھان کا وزیر بہبود اطفال سے مطالبہ

ناندیڑ 11 اگست۔ (ورق تازہ نیوز) اشٹروادی یوتھ کانگریز شہر وزیر صدر محسن خان پٹھان کی جانب سے محترمہ ادیتی تائی تٹکرے وزیر بہبود اطفال وہ خواتین حکومت مہاراشٹر کو ایک میمورنڈم دیا گیا میمورنڈم میں کہا گیا ہے کہ ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کی حدود میں کئی مسلم ابادی والے علاقوں میں بڑی تعداد میں انگن واڑی اسکول ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ ان اسکولوں میں مراٹھی زبان کے تعلیم یافتہ ٹیچرز کا تقرر کیا گیا ہے۔ محسن خان نے محترمہ رٹکرے نے مطالبہ کیا کہ اسکولوں میں اردو کے تعلیم یافتہ ٹیچر کا تقرر اور نامزدگی کی جائے۔

# ہائی کورٹ کے حکم کے بعد کورونا ورکرز کو بڑی راحت ملی

بلاس پور: چھتیس گڑھ ہائی کورٹ نے ریاست میں کورونا کی مدت کے دوران ہیلتھ ورکرز کے طور پر 6 ماہ تک خدمات انجام دینے والے کارکنوں کو سرکاری بھرتی میں 10 نمبر بونس دینے کی ہدایت دی۔ ریاستی حکومت نے تین سال پہلے اس کا اعلان کیا تھا، لیکن فائدہ نہیں دیا جا رہا تھا۔ نواگاو?ں ضلع دھمتری کے رہنے والے درخواست گزار چندر کانت ساہو نے کووڈ-19 کے دوران عظیم پریم جی فاو?نڈیشن اور پرائمری کمیونٹی ہیلتھ سنٹر بیلارگاو?ں کی طرف سے مشترکہ طور پر چلائے جانے والے کووڈ-19 پروگرام میں کام لیا تھا۔ چھ ماہ مکمل کرنے کے بعد ایسے ملازمین نے سروس مزید جاری رکھنے کی حکومت سے مانگ کی تھی۔ جس پر حکومت نے 7 دسمبر 2021 کو حکم جاری کیا کہ کووڈ کی مدت کے دوران جن کارکنوں نے چھ ماہ تک کام کیا ہے، ان کو ریاست میں ہونے والی درجہ III اور IV کی آسامیوں پر بھرتی کے عمل میں 10 پوائنٹس بونس دیا جائے گا۔ عرضی گزار چندر کانت نے محکمہ صحت، دھمتری ضلع کی بھرتی میں عظیم پریم جی فاو?نڈیشن میں کئے گئے اپنے کام کا سرٹیفکیٹ پیش کیا، لیکن اسے نہ مان کر بونس کے دس پوائنٹس نہیں دئے گئے۔ اس پر چندر کانت نے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی۔ ہائی کورٹ کے جسٹس سچن سنگھ راجپوت کی سنگل بنچ نے کیس کی سماعت کے بعد حکم دیا ہے کہ حکومت کے ساتھ مشترکہ طور پر چلائے جانے والے کووڈ-19 پروگرام میں کام کرنے والوں کو بھی 10 پوائنٹس کا بونس دیا جائے۔ اس حکم سے چندر کانت جیسے ملازمین کو بڑی راحت ملی ہے۔

# اپنی تلواریں تیز کرو' کنگنا رناوت کی اشتعال انگیزی

ممبئی: کنگنا رناوت نے اسرائیل کے ساتھ ہندوستان کا تقابل کرتے ہوئے لکھا کہ ہندوستان انتہا پسندوں میں ڈھکا ہوا ہے۔ اپنی تلواریں اٹھاو? اور انہیں تیز کرو۔ ہر روز اپنے دفاع میں لڑنے کی اور مقابلہ کرنے کی پریکٹس کرو۔ اگر زیادہ نہ ہو سکے تو اپنے دفاع کے لیے صرف 10 منٹ کا وقت دو۔ کنگنا نے یہ بھی کہا کہ اپنی تلواریں اٹھاو? اور انہیں تیز کرو۔ ایچ آر ڈی کے ایک اور ساتھی دکش چودھری نے ایک دن پہلے دہلی کے شاستری نگر علاقہ میں واقع ایک جھونپڑ پٹی پر حملہ کیا تھا اور دعوی کیا تھا کہ یہاں رہنے والے غیر قانونی بنگلہ دیشی ہیں۔ دکش چودھری نفرت انگیز تقاریر کرنے اور حملے کرنے کی تاریخ رکھتا ہے

# آگ کی افواہ، چلتی ٹرین سے چھلانگ لگانے والے 6 مسافر زخمی

شاہجہاں پور/نئی دہلی: اتر پردیش میں بلپور کے قریب ایک چلتی ٹرین میں آگ کی افواہ سے افراتفری مچ گئی۔ گاڑی سے چھلانگ لگانے والے 6 مسافرین زخمی ہو گئے، جنہیں دواخانہ منتقل کیا گیا۔ گورنمنٹ ریلوے پولیس (جی آر پی) کے عہدیداروں نے یہ بات بتائی۔ قبل ازیں ناردرن ریلوے کے ترجمان کلتار سنگھ نے کہا تھا کہ 12 مسافرین زخمی ہوئے۔ واقعہ آج صبح بلپور اسٹیشن کے قریب جو مراد آباد ڈویژن کے تحت ہے، ہوڑہ۔ امرتسر میل کے جنرل ڈبے میں پیش آیا۔ جی آر پی اسٹیشن انچارج ریحان خان نے پی ٹی آئی کو بتایا کہ ٹرین جب بریلی کے بلپور اسٹیشن پہنچی تو افواہ پھیل گئی کہ ٹرین میں آگ لگ گئی ہے۔ کسی نے گاڑی کو روکنے ایمرجنسی چین کھینچی اور بعض مسافرین نے چلتی گاڑی سے باہر چھلانگ لگادی۔ 6 مسافرین زخمی ہوئے جن میں 2 عورتیں شامل ہیں۔ انہیں شاہجہاں پور میڈیکل کالج ہاسپٹل میں شریک کرایا گیا۔ ریحان خان نے بتایا کہ 26 سالہ انوری، 45 سالہ اختری، 26 سالہ کلدیپ، 50 سالہ روبی لال، 40 شیو چرن اور 35 سالہ چندر پال کو دواخانہ میں شریک کرایا گیا۔ ریلوے کے ایک عہدیدار نے کہا کہ پہلی نظر میں ایسا لگتا ہے کہ کسی شر پسند یا سرکش مسافر نے آگ بجھانے والا آلا آن کیا جس سے یہ تاثر پھیلا کہ جنرل بوگی میں آگ لگ گئی۔ ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) کیس کی تحقیقات کر رہی ہے۔

# ہنڈن برگ کے انکشافات پر سماجوادی پارٹی نے سیبی سربراہ مادھبی پوری سے استعفیٰ مانگا

امریکی شارٹ سیلر ہنڈن برگ ریسرچ نے مارکیٹ ریگولیٹر سیکیوریٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا یعنی سیبی کی چیئرپرسن مادھبی پوری بچ کے بارے میں بڑا انکشاف کیا ہے، جس کے بعد ہلچل مچ گئی ہے۔ رپورٹ میں، سیبی کی سربراہ مادھبی بچ اور ان کے شوہر پر انگلی ہے۔ اس انکشاف کے بعد سیاست میں تیزی آ گئی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے لیڈر آئی پی سنگھ نے اس معاملے میں سیبی کی چیئرپرسن کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ سماجوادی رہنما نے کہا ہیکہ سب سے بڑا چور سیبی کی کرسی پر بیٹھا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کو فوری طور پر سیبی کی چیئرپرسن مادھبی بچ کا استعفیٰ لینا چاہیے۔ آئی پی سنگھ نے ایکس پر لکھا، 'پیر کی صبح 9 بجے سے پہلے، وزیر اعظم کو سیبی کی چیئرپرسن کو مستعفی ہونے کا حکم دینا چاہیے۔ اسٹاک مارکیٹ ملک کی روح ہے اور اس کرسی پر سب سے بڑا چور بیٹھا ہے۔ ای ڈی، سی بی آئی، ڈی آر آئی کو چاہئے کہ وہ شوہر اور بیوی کی غیر قانونی کمائی کے بیرون ملک جمع ہونے کی مکمل جانچ کرے۔ ان کا پاسپورٹ فوری جمع کرایا جائے۔ دال میں پہلے ہی کالا تھا جواب ظاہر ہوا ہے۔ امریکی شارٹ سیلر ہنڈن برگ ریسرچ نے ہفتے کے روز مارکیٹ ریگولیٹر سیکیوریٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا کی سربراہ مادھبی پوری بچ کے خلاف تازہ حملہ کیا۔ ہنڈن برگ نے الزام لگایا کہ سیبی کی چیئرپرسن مادھبی بچ اور ان کے شوہر نے مبینہ طور پر اڈانی کی رقم کے غلط استعمال کے گھوٹالے میں استعمال ہونے والے سایہ دار آف شور فنڈز میں حصہ لیا۔

# ہنڈن برگ رپورٹ پر سیاسی طوفان، کانگریس نے گھپلوں کی وسیع جانچ کے لیے 'جے پی سی' تشکیل کا مطالبہ کیا

جئے رام رمیش کے مطابق ہنڈن برگ ریسرچ کے جدید الزامات گوتم اڈانی کی جانب سے سیبی کے صدر کے طور پر تقرر کئے جانے کے فوراً بعد بچ کے ساتھ 2022 میں دو میٹنگوں کے بارے میں سوال کھڑا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اڈانی کی 'SEBI' جانچ میں سبھی مفادات کے ٹکراو? کو ختم کرنے کے لیے فوراً کارروائی کرنی چاہیے۔ بات یہ ہے کہ ملک کے اعلیٰ افسران میں جو ملی بھگت نظر آرہی ہے اسے اڈانی کے بڑے گھپلوں کی وسیع جانچ کے لیے ایک JPC کی تشکیل کر کے حل کیا جا سکتا ہے۔ دوسری طرف ترنمول کانگریس نے بھ ہنڈن برگ رپورٹ کو لے کر مرکز کو نشانہ بنایا ہے۔ رکن پارلیمنٹ مہوا موئترا نے کہا ہے کہ اصلی اڈانی شیلی میں، سیبی صدر بھی ان کے گروپ میں سرمایہ کار ہیں۔ کرونی کیپٹلزم اپنے عروج پر ہے۔ موئترا نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ مرکزی جانچ بیورو (سی بی آئی) اور انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ (ای ڈی) مبینہ منی لانڈرنگ کی جانچ کرے۔

# شہباز احمد نے پلول میں دی دعوت ولیمہ، 6 اگست کو ہوئی تھی شادی

پلول: ہندوستانی آل راو? نڈر کرکٹر شہباز احمد نے اپنی شادی کے بعد ولیمہ کی دعوت دی، جس میں کئی کرکٹرز اور سیاسی رہنما مبارکباد دینے پہنچے۔ شہباز احمد نے ہندوستان کے لیے 3 ون ڈے اور 2 ٹی ٹوئنٹی میچز بھی کھیلے ہیں۔ ندیم انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) میں رائل چیلنجرز بنگلور (آر سی بی) کی ٹیم کا بھی حصہ رہ چکے ہیں۔ ندیم نے پلول میں 'ٹاکنگ ٹریس بینکویٹ' میں منعقدہ ایک تقریب میں میڈیا کو بتایا کہ انہیں کرکٹ کا جنون اپنے خاندان سے ملا۔ میوات کے شکراوا کے رہنے والے شہباز احمد کو تیسری جماعت سے ہی کرکٹ سے دلچسپی تھی۔ ان کے والد اور دادا بھی کرکٹ کے دلدادہ تھے۔ شہباز احمد کو سال 2017 میں بنگال کرکٹ ٹیم انڈر 23 میں منتخب کیا گیا تھا۔ شہباز نے سال 2022 میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم میں ڈیبیو کیا تھا۔ تیس سالہ شہباز کی شادی ایک کشمیری لڑکی سے ہوئی جس کا نام ڈاکٹر شائستہ امین ہے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے شہباز شریف نے کہا، ''میری شادی 6 اگست کو ہوئی تھی آج ولیمہ کی دعوت ہے۔ گزشتہ سال جب ہماری بہن کی شادی تھی تو ہم صرف پلول میں تھے، اس جگہ پر اچھی سہولیات ہیں اور یہ جگہ بھی قریب ہی ہے۔'' معلوم ہوا ہے کہ شہباز احمد کا تعلق اصل میں ہریانہ سے ہے۔ اپنے کیریئر کے بارے میں بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''خدا کے فضل سے میں نے اب تک آئی پی ایل a اور انڈیا کے لیے کھیلا ہے، انڈیا میں کھلاڑیوں کو اچھی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں، اس وقت انڈیا پیرس اولمپکس میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔'' اپنی شریک حیات کے لیے پیغام دینے کے حوالے سے بات کرتے ہوئے شہباز نے کہا کہ میں ان کے ساتھ اچھی زندگی گزارنا چاہتا ہوں اور ہمیں ایک دوسرے کا ساتھ دینا ہوگا۔ شہباز احمد اس وقت سن رائزرز حیدر آباد کی ٹیم کا حصہ ہیں۔ اسپن باو?لنگ کے علاوہ بائیں ہاتھ کے بلے باز اور بائیں ہاتھ کے باو?لر شہباز کو بیٹنگ میں بھی ابھرتے ہوئے کھلاڑی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

# مور کا سالن بنانے والے شخص کے خلاف کاروائی کا مطالبہ

حیدر آباد: مور کا سالن بنانے کی روایتی ترکیب کو اپنے یوٹیوب چینل پر اپ لوڈ کرنے والا شخص پریشانی میں گھر گیا کیونکہ جانوروں کے تحفظ کے لئے سرگرم افراد اور تنظیموں نے اس کے خلاف کارروائی کرنے کا حکام سے مطالبہ کیا۔ تفصیلات کے مطابق تلنگانہ کے راجنا سرسلہ ضلع سے تعلق رکھنے والا پرانئے کمار گذشتہ چند دنوں سے یوٹیوب چینل چلا رہا ہے۔ اس نے ایک ویڈیو بناتے ہوئے اپنے چینل پر اپ لوڈ کیا جس میں اس نے مور کے گوشت سے روایتی سالن پکانے کی ترکیب کی تفصیلات بتائیں۔ اس ویڈیو کو اس کے چینل پر دیکھنے والوں نے اس پر نہ صرف برہمی کا اظہار کیا بلکہ اس کے خلاف کارروائی کرنے کا حکام سے مطالبہ کیا کیونکہ مور کے شکار پر پابندی ہے۔

# شدید بارش: دہلی والوں کی جان خطرے میں: کانگریس

نئی دہلی: دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے اتوار کو کہا لگایا کہ دہلی کے شہری اپنی جانوں کی قربانی دے کر عام آ? دمی پارٹی (عا?پ) اور بی جے پی حکومتوں کی ناکامیوں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں، موسلا دھار بارش کی وجہ سے پانی جمع ہونے سے دہلی والوں کی زندگی خطرے میں ہے۔ دیویندر یادو نے کہا کہ ہر سال دہلی میں شدید بارشوں، نالیوں کے بھرنے، گڑھے، ٹریفک جام، ٹوٹی ہوئی سڑکوں اور عمارتوں کے گرنے کی وجہ سے پانی بھر جانے سے لوگ جان سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔

# روہنگیا پناہ گزینوں کی رہائی کے لیے سپریم کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی دائر

نئی دہلی: سپریم کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) دائر کی گئی ہے۔ اس میں مرکزی حکومت سے ان روہنگیا پناہ گزینوں کو رہا کرنے کے لیے ہدایات مانگی گئی ہیں جنہیں دو سال یا اس سے زیادہ عرصے سے غیر معینہ مدت کے لیے حراست میں رکھا گیا ہے۔ ایڈوکیٹ اجینی چٹرجی کے ذریعہ دائر کردہ پی آئی ایل، قانون کے ذریعہ قائم کردہ طریقہ کار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ہندوستان میں پناہ کے متلاشیوں اور پناہ گزینوں بشمول نوجوانوں، خواتین اور بچوں کی غیر معینہ مدت تک حراست کو چیلنج کرتی ہے۔ درخواست میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ روہنگیا قیدیوں کو رہا کرنے کی ہدایات دی جائیں جو دو سال سے زائد عرصے سے قید ہیں۔ اس کے علاوہ اس میں ملک بھر میں غیر معینہ مدت کے لیے حراست میں لیے گئے تمام روہنگیاو?ں کے نام، جنس اور عمر کے ساتھ ساتھ ان کی نظر بندی کے احکامات، ملک بدری کے حوالے سے میانمار کے سفارت خانے کے ساتھ حتمی بات چیت، ذاتی ڈیٹا، اسسمنٹ فارمز اور پناہ گزینوں کی حیثیت کے حتمی احکامات کی معلومات طلب کی گئی ہے۔ درخواست میں یہ بھی استدعا کی گئی ہے کہ حراست میں لیے گئے روہنگیاو?ں کے پناہ گزینوں کی حیثیت کے دعووں کا تین ماہ کے اندر اندر اسٹینڈرڈ آپریٹنگ پروسیجر، 2019 کا جائزہ لیا جائے اور یا تو روہنگیاو?ں کو طویل مدتی ویزا (ایل ٹی وی) دیا جائے یا پھر کسی تیسرے ملک میں ان کی آباد کاری کا انتظام کیا جائے۔ درخواست گزار ریتا منچندا، جو کہ جنوبی ایشیائی تنازعات اور قیام امن کی ماہر اور اسکالر ہیں

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔